



”اصل میں مہما کو بازار چلا تھا تو میں نہیں گئی۔
 ویسے بھی بڑھائی کچھ خاص نہیں ہو رہی تو سہا کج
 چھٹی مار گئے ہیں۔“
 ”ایں اچھا تھا بھی بازار چلی ہیں کس کے ساتھ؟“
 نے پوچھا۔
 ”امداد اللہ کے ساتھ گئی ہیں۔ ہو سکتے ہیں مسئلہ
 بھی ساتھ ہوں کیونکہ انہوں نے بھی کہا تھا۔ بھوکہ
 نے تحصیل سے تیار۔ اس دوران وہ بھی امداد آگئی
 تھیں۔
 اس نے کہا تھا کھانے کے طعم کی فراز نہ تھی۔ وہاں
 کیونکہ کھانے میں گر بخوش کر رہی تھی۔ اس کے

موسم اپنا خاص گرم تھا جانتے ماری کا آخری
 شہر پہنچا تھا۔ کھڑکوں سے بارش بھی نہیں ہوتی تھی۔
 ورنہ غیبِ خاک نہیں ہوتی تھی۔ بارش تھی۔
 امرنی اپنے ہیرا دانے کے آگے گاڑی سے اتریں۔
 دینا اسے کان سے لے کر تکی تھی۔ سوچے سے پیچہ
 پوچھتے ہوئے اس نے قدرِ کل پہ ہاتھ رکھا۔ چند لمحوں
 بعد اس کی ہڈی۔ تکی نہ سہہ نہ نہ ہوئی۔
 ”اسلام صیغہ پھر پھر۔ اس نے فوراً سلام نکال
 نیمہ بھی خوشوار تھا جس پر امرنی نے اسے غور سے
 دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔
 ”تو صیغہ اسلام آج بھر کبھی نہیں تھیں۔“

سازِ خلیط

بڑے۔ بھائی لود ایک۔ حسن تھی، بھینس شادی شدہ
 تھے۔ امرنی سب سے چھوٹی تھی لود گہرے دھڑکی کی
 خوب خوب محبت بھی سمیٹ رہی تھی۔ اسی محبت نے
 اسے اٹھو سے کسی حد تک محروم کر دیا تھا۔ وہیں تو
 مہول تیز طرار لڑکیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
 نہات نہ کر سکتی تھی۔ عجیب بول چال کی حرکتیں کرتی
 تھی جس پر اس کا بچہ نہ بھی لگتا۔
 کچھ لوگوں کے دستِ قریب تھی جن میں اس کے
 گھر والے لود فرزند شامل تھے ان کے ساتھ اس کا
 دوسرے بھائی اور اپنی بہن کا رہتا تھا۔ اس نے کہا اگر
 گھر میں اسے کوئی شرارتیں کرے تو وہ لیتے تو یقین نہ
 کرے گا کہ یہ وہی لوگوں کی بھینس میں ڈالی گئی امرنی ہے۔



کر رہی تھی۔ مجھے اسٹی کی چھائی سے کوئی غرض نہیں ہے کہ میں ساؤ کری کر دلی ہے پہلے ہی ہزار کہ سی ہے۔" "مجھ کے خیال میں اسٹی کا سارا لڑا آج میں بھی تری آئی تھی۔ تاہم وہاں سے گھبراہٹ ہے کہ وہی ہوئی تھی۔ وہاں گھر میں تکی نہیں ہے اور نہیں اس کا تھکا خیل ہے۔"

"میں شادی ہونے کی وجہ سے۔ میں گھر اپنے نام کرواؤں گا۔" انجم کے ارادے ابھی سے بڑے جارحانہ تھے۔

"ہاں اسٹی ایسے بھی دوسری لڑکی ہے۔ جے ترم سہل چلتی ہے۔ ویسے بھی شادی کے بعد لڑکی کی ہر جے شوہر کی ہو جاتی ہے۔ سمجھو گھر بھی تمہارا ہوا۔" انیسہ قانون بیٹے سے سلی ہر وقت کہتی تھی۔

"ہاں لڑکی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بس کچھ روز بعد بیٹا اور جو لب لے کر ہی آتا تو وہ شہلا بھائی کو اپنے میکے میں ہی بیٹھا دے گا۔" انجم سٹاکی سے بولا۔

"ارے دلویہ۔ مائے کی بات میرے دل میں کیوں نہیں آتی۔ آپ دیکھتی ہوں۔" ایسے انکار کر گئی ہے۔ وہاں کسی خیال سے کہ وہ قانون کی آنکھیں جھک اٹھی تھیں۔



اسٹی پونڈوشی سے کہنے کے بعد لپٹ ہوئی تھی کھانا کھانے کو بھی بل نہیں کر رہا تھا۔ شام ہو گئی تھی جبکہ بیٹے نے آگے کرے کی انتہا جانی۔

"پہچو جی اٹھ جاؤ۔" اس نے اسٹی کا ہالہ بلایا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں سو تو نہیں رہی تھی۔" وہ کسل مندی سے بولی۔

"چراغ اب بج رہی ہو گی۔" شہلا چوپہر کے دیوار کتبہ نامی بات۔

وہ اسے چھیڑ رہی تھی۔ اسٹی فارنگ ایک لحظے کے لیے زندہ ہوا۔ گزشتہ تین روز سے وہاں خیال سے

پہچا چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ "پہچو ہو کیا ہوا میری بات میں کنگ مکی ہے۔ میری ایسے ہی کنگ کر رہی تھی اور وہ انجم انکل کے گھر بھی پند نہیں ہیں۔ آپ کے ساتھ تو انکی پارا روہا ہی سوٹ کرے گا جس کو میں غصے سے اپنے گھر لے لوں اسکیں جیسے وہ وطنی آپ کے بھائی ہیں۔" انجم اس کی بات پر اسٹی پند تکمل کر گئی۔

"لاٹ پلین مجھے ٹھیک نہ کہو۔" کہتے ترم سے آتی ہدی بات اسٹی سے کہہ گئی تھی۔ یہ جلتے نظیر کہ اسٹی کے دل پر کیا کیا حیرت گزرتی ہے۔

"پہچو پو پو۔" انھیں آپ کو کیا ہو گیا جسا تھی بیٹھ چپ سی رہتی ہیں۔ پونڈوشی سے آنے کے بعد گھر سے بند ہو جاتی ہیں۔ کچھ تنہا بھی تو نہیں ہیں آپ۔" "انچہ کے دل سوز لیجے سے اس کی جھپٹ جھٹک رہی تھی۔ اسٹی کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے کو بے تاب ہو گئے تھے سے پہلے کہ وہ کچھ لوگ گئی۔ ممانے لے کر اوڑی تو دھڑکی گئی۔ اسٹی کو منت لے سرجل کے گرداب میں پھونڈ کر۔

آنکھوں سے گرتا ٹھیک پٹا اس کے گلے جھکوتا تھا۔ گلیڈ بھلا کیوں اتنا سوچ رہی تھی۔ صرف ایک احساس ہی تو تھا کہ وہاں ہوا اسل۔

جب سے گھر میں شہلا آتی ہے کہ پورا انجم ولا سلسلہ چلے تھا آپ سے وہ ٹیشن میں تھی۔ پھر اس سلسلے میں بھائی اور بھائی کے درمیان گئے وہ بحث و مباحثہ بھی کون سا اڑھا چھا تھا۔ پھر سے بھائی کی صوبہ میری اس کی کچھ سے بالاتر تھی۔ کلوم بنگم کی زندگی میں ایسا نہیں تھا۔ وہ لائبہ اور انما کی طرح اس کا خیال رکھتی تھیں۔ ایسا کوہنا سا فلا تھا جس نے ان کے رشتے میں دراز ازل دی تھی۔



وہاں بھائی نے بھائی اور بھائی کی دعوت کی تھی۔ اسی لیے اسٹی بھی پونڈوشی میں گئی تھی۔ وہاں خود کچن میں انھیں کے ساتھ کھانا کھانے میں وہ گزرتی

تھیں۔ اسرائیلی سٹار کے لیے بیڑوں کاٹ رہی تھی۔
گوشہ اور کیمپ اس لیے چلے جو کر کے ہوا تھا۔
کپڑے بدل کر اس نے آٹا منگ لیا۔ پھر تنہا
کرنے پر نور علی وطن میں تکہ پہنچ گیا۔ ہر چیز
مافوق الطبیعی اور ترتیب سے تھی۔

نور علی پر اسرائیلی نے یہ دعویٰ کیا تھا تو وہ گاڑیاں
کچھ اور دیکھنے والے ہوئیں۔ ایک میں طوطی کا ولید
اور طوطی کی ماما تھیں جبکہ دوسرے میں اور مغان اور
روحانہ تھے۔ اسرائیلی لڑوا "فروا" سب سے ملی۔

"ماما" سے اسرائیلی جس کا ذکر کیا تھا میں نے۔
طوطی کے پڑا اختیار انداز پر طوطا ہو گیا۔ نے خود سے
اس کا کھانا اس کا کھانا کھا دیا۔

پتیا کرتے کرتے اسرائیلی انہیں راہی ہر لڑی میں
ذرا انگ دھم میں لائی۔ یہاں پر بھی پتیا تھیں کے
پرو کر کے خود سب کے پاس آئی تھیں۔

وہ بھی طوطی کی ماما سے پہلی بار ملی تھیں۔ ان کے
انداز میں ایسی شفقت اور اپنیت تھی جس نے
تجربہ دہش میں ہی ان سب کو اسرائیلی سمیت گھیر کر
لیا۔ یہاں ان کے پاس ہی بیٹھ گئیں۔

"اسرائیلی" انہیں کچھ اور بھی کھانے کھلا دیا۔
یہاں آئی سب ان کے گھر گئیں۔

معدہ ابھی تک نہیں تیار تھا۔ کھانا تقریباً تیار تھا۔
نور اور احسن فون کر چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ اسے
اس سے لگتے ہوئے نذر اور ہو گئی ہے۔ چھینچ کر کے
پس آ رہا ہے۔

مادانہ نے اسرائیلی سے کہا کہ وہ کباب فرمائی کر لے۔
پھر سب چیزیں تیار تھیں۔ اس نے میں معدہ بھی آگیا۔
معدہ نے انہیں سے اس کے لیے جس لانے کو کہا
کہ کچھ موسم میں ابھی بھی خوشگوار سی حدت موجود
تھی۔

انہیں بے جوں ہی نے اس کے آگے کی بات
گفتہ ہوئے اور انہیں جس معدہ کے کپڑوں پر گر گیا۔
پھر انہیں کچھ کارنگ تھی جو گیلہ رات فیس میں آکر کچھ
کھینچ لی تھیں کہ معدہ نے ہاتھ اٹھا کر ہدایت کیا۔

"اسرائیلی" انہیں سے ہوا تھا کہ انہیں جوں کر ہے
اس کا کوئی قصہ سنیں۔ میں نے اپنے دھڑکتے ہوئے
پتیاں لے کر انہیں سے اس کی طرف اشارہ کیا۔
"میں احسن کی کوئی شرت نہیں دے سکتا۔" انہیں
دوسرے اسرائیلی کر رہے تھے۔

"اس سے انہیں پتا بھی نہیں چلتا تھا وہ اچھا ہے۔"

"ہاں، انہیں ان کو لے جاؤ۔"

"جی ہاں۔" انہیں سے سر ہاتھ ہونے سے
ساتھ لے آئی۔

"تپ مجھے شرت یاد دہیں میں دھوکے کھاتے
ابھی اسرائیلی کو دیتی ہوں۔"

"یہ لو کر جلدی چلا ہے مجھے۔" معدہ نے شرت
اتار کر اسے دے دی۔

انہیں شرت لے کر ہاتھ دھو کر ملی گئی۔ معدہ
صوفیہ بیٹھ گیا۔ مانتے مانتے چلے۔ پتیاں بڑے ہوئے
تھے اس نے ایک اٹھا کر دھو کر کوئی شرت کر دی۔
اسرائیلی کا کھانا تھا۔

نور دیکھتے سب خوش گھبرا کر رہے تھے۔ کچھ بھی
نے کھانا لگنے کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا
تھا اس لیے اسرائیلی نے سچا فائنل وقت میں عشاء کی
نمازی پڑھ لے۔ اس کی سوچتے ہوئے سنا پتے کرتے میں
داخل ہو گئی تھی کہ وہ سرائیہ ہاتھانے سے پہلے ہی گویا
دیں۔ تم ہی تھے۔

معدہ کو اس نے ابھی دیکھا تھا اور وہ بھی اپنے کمرے
میں اس حال میں کہ وہ شرت کے نیچے بڑے آرام سے
بیٹھا بیٹھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ چلتی معدہ اسے کچھ دیکھا تھا۔
"اسلام ٹیکم۔" تپ نے تو خیر پتیا پوچھنی میں
ہے۔ میں ہی پہل کر لیا۔ "اس کے لیے میں نا
محسوس سی شراوت تھی۔"

"صاحبہ جی انہیں نے شرت دھو کر مشین میں داخل
رہی ہے۔ ابھی پانچ منٹ میں اسرائیلی کر لی ہوں۔"
انہیں دیکھنے کے لیے سے ہاتھ پوچھتی ہاتھ دھو کر باہر

نہی۔ مکمل ہے سلام کا جواب بھی نہیں دیتی ہیں کب
مکمل آپ کے ہیں سوالوں سے لیا ہی سلوک کیا جاتا

ہے۔ "وہیک سلام ۱۳۱ سرنی کو اسے اس حال میں ہا کر
شرم آتی تھی۔ وہ اس کی طرف سے نگاہیں موڑ کر
پلیسی تھی۔ بچیس شرمیلے کر سہی کہنے میں کئی
تھی۔ محفلے میں تین رکھو یا اس کے محل طور میں اس
کی نگاہوں کے حوالہ میں تھی اس کی نگاہوں کے
ارتکاز کو محسوس کر کے اسنی کی ہتھیلیاں ہلک

تھیں۔ "ایک بات دتا نہیں۔ آپ لگا ڈر لی کہیں ہیں۔
میں کوئی توہم غور میں جو آپ کا ٹھنڈی جھلک گہ۔
"اے۔" سرنی کو یہیں لگا بھی اس کھلے ہیلیاں
تو کر ہا کر آجئے گہ۔

اس کے ماتھے پہ غنچی تھکے ابھرتے تھے۔
بچیس محفلے کی شرمیلی تھی تو اس نے شکر کیا۔
"نہ جانتے ہیں ان زور غنچی کے سامنے میری
زین ٹھک ہو جاتی ہے۔ کوئی کھا تھوڑی جائے گہ۔"
خیمے سے اس کا چہرہ مس ہو با تھا۔ کچھ دیر بعد انھوں نے
ہوا نہ چن میں آئی آپ اس کا ارادہ سمجھوں کے
جانتے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنے کا تھا۔

"بہت اچھی لگی ہے اسنی لہجی کا جب بھی فون
آتا ہے اس کی طرف کھلے ہے مجھے آکا شوق تھا اسنی
پہنچنے تک یہ خواہش بھی آج پوری ہو گئی ہے ہمشاء
قد بہت۔ محبت مند ہے اسنی لہجہ غیب اچھے
اس کے کہیں ہاتھ لے کر کہیں کی ہے ابھی اس
فی۔" خاتون ہمشاء نے اسنی اور احسن بھلی کی طرف
تھیں۔

"نہیں ابھی نہیں کی ہے پھر وہی ہے اب۔"
"آپنا اچھا لہجہ تو اسنی بہت پسند آتی ہے۔" وہ
اس کی طرف سے رطب اسان تھیں۔ مدھنڈلی لگا
میں ایک کھلے کے لیے پھٹی سی بھری۔
"محلہ ہنڈی۔ آپ نے کل آئی کو لے کر دیر

طرف تھکے مہا کو لگا شوق ہے آتی سے لے کر۔
"نہیں نہیں بھائی! میں نے کر تو نہیں کچھ۔"
"آئی! آپ بھی محفلہ بھلی کے لیے کوئی لہجہ
دیکھیں نا۔" وہ ست تو شادی کے بعد من میں مدھ پنے
تھیں اس کی باری بھی تھی چاہیے۔

مدھنڈی کا شان وید اور مدھنڈی کی طرف تھا
"اسی سال لہجہ شانہ محفلے کی شادی بھی ہو جائے گی۔"

"نہیں آپ نے لہجہ پسند کر لیا ہے۔"
"تقریباً۔" طاہو بیگم کا جواب ہمہ ساق تھا
مدھنڈی کا اتر گیا۔ اصل میں اسے بھی محفلہ
پسند تھا۔ مدھنڈی کی بھولی۔ من مدھ بہت لالائی ہو کر
چڑھی تھی اسے کوئی پسند ہی نہیں آتا تھا ہر شے میں
کیرنے نکل کر مدھنڈی تھی۔ مدھنڈی بھلی کی شادی
میں اس نے محفلے کو لکھا تھا تو اسے سچا سمجھا کا تھا۔
مدھنڈی کو بھی محفلے پسند آیا تھا وہ چاہتی تھی کہ کسی
طرح یہ رشتہ ہو جائے۔ آپ آئی طاہو بھی تھی بھلی
تھیں مدھنڈی سے مل لیتیں۔ آدھ اسیں ضرور پسند لگی
ہو گئے وہ خوب صورتی میں ہے نکل گئی۔

ارمغان کے ساتھ بھی اس کا ایسے ہی انداز تھا
جس کے پیچھے مدھنڈی کی شادی ہو گئی تھی۔
پہ مدھنڈی کی تہ کی داریار عرفی نے اسے کسی
خطرے کا احساس بلایا تھا۔ کھانے کے بعد طوطی ولید
اور مدھنڈی کا بچہ کھاتا چلے گئے۔

مدھنڈی بچھی رہی۔ اور مغان اور احسن باتیں کر
رہے تھے۔
"تلی! اسنی کے رشتے کی کہیں بات کی ہے نا
نہیں؟" مدھنڈی کو لے کر آگ جگہ بیٹھ گئی۔
"اوے نہیں۔ ابھی نہیں ویسے میری بڑی مدھ
شمال کی ماس اپنے پھونے بیٹے انجم کا رشتہ لالی ہیں
اسنی کے لیے۔"

"پھر آپ نے کیا جواب دیا؟" اس کے انداز میں
اتنی بے تلی تھی کہ مدھنڈی چوٹک گئی۔ "جواب کیا تھا
میں نے شادی کا رشتہ دیا۔" وہ مدھنڈی کی طرف سے

بکہ نقلی حد تک دانا قائل بھی ہو سکتی تھیں۔

اسمیری سرحد بٹانی کا اس نے اڑہا ہ نقلی تمسود اسماہ
سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب اسمیری اپنے قریب پہنچی
پہلائی تو اڑہا سن کر پیچھے کی سمت مڑی۔ انجم کو غلکار
منکر اسٹ چر رہے تھے کہ اقلہ۔

”السلام بیگم۔ کیا محل ہے اسمیری! سوچا آج تم
سے مل لیں صحت مند ہو گئے ہیں نا تمہیں دیکھ کر ہوتے۔“

”ختم ختم کی ہے کلکھی سے بل بل اقلہ اسماہ بھی
اسے لور بھی انجم کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسمیری
نے بھی ذکر نہیں کیا تھا اور سامنے مڑے نفس کی نگاہ
کا رنگ جدا سا تھا۔“ میں ٹھیک ہوں بالکل لور شلا
آئی کیسی ہیں۔ سنی ٹھیک ہے۔“ اسمیری نے بہت
خوشی سے حق کا پھول پاتے ہوئے بھلے لوائے۔
”بہت ٹھیک ہیں صبر حاصل تو تم نے پورا چھای نہیں“

”چار اسماہ! کلاس کلاوت ہو گیا ہے۔ میں نکلاں
میں جاری ہوں اللہ حافظ میری طرف سے سب کو
سلام کہیے گا۔“ پھر اسماہ سے بھی پہلے بس نے قدم
تکے چھایے۔

انجم وہیں کھڑا ہے جاتے ہوئے نوک پر ہاتھ
”اسمیری بی بی بہت غور آیا ہے تم میں ٹانگ کے
راستے نکال باہر کہیں گا۔“ اسے اسمیری کا دیا ایک
آنکھ نہیں ہلایا تھا۔ مگر انکے اخبارے میں اس نے
بالکل نہیں سوچا تھا کہ اس طرح یونیورسٹی جا کے
اسمیری سے ملنے نہ کیا کچھ سوچ لور محسوس کر سکتی ہے۔

پتھر کے درجن بھی اسمیری کا دھیمان انجم کی
یونیورسٹی آمد کی طرف تھا۔

”شلا آئی! انجم پہلی آج یونیورسٹی آئے تھے۔
مجھے اچھا نہیں لگا۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ وہ ابھی

ہیں حسن بالکل راضی نہیں ہیں۔ کچھ پہچھو تو مجھے
بھی انجم پسند نہیں ہے اسمیری آپ کی حساس لڑکی ہے۔“
”مجھے بھی سی اسمیری ان کے ہاتھوں میں جی ہوئی
ظنی۔ اگرچہ جب سے انہیں یہ چلا تھا کہ کلوم بیگم
نے یہ گھر جس میں وہ رہ رہے ہیں اسمیری کے ہم کر دیا
ہے تب سے ان کے دل پہ میں خاصی سو سو رہی آئی
تھی۔“ انجم کا رشتہ جیسا اسمیری کے لیے گویا تو سب
سے چلے چلا اسمیری نے ہی کی تھی۔

”آئی! اسماہ بھی بیگم کے لیے پریشان ہیں۔ اسے کوئی
تو کھینچ رہی نہیں آتا ہے۔ میں سوچ رہی تھی کہ مولا
بھی پوچھا لگا ہے اگر آئی تو بیگم ہند آجائے تو۔“
”دلی! اتنے بڑے دور کی سوچنا۔ سوچے طوطی
کی باتوں سے لگا ہے کہ اسے اسمیری بہت پسند ہے
اگرچہ کوئی بات کھد بات چیت تو نہیں ہوئی ہے پر اس
کے دل پہ سے ایسا ہی لگا ہے۔“ بیگم نے اسے قاتل
وا تو حسد کی ایک لہر اسے شہر ہو رہی کر تھی۔

”ویسے مولا بھائی اور آپ کی نند کا کوئی جوڑ بننا
نہیں ہے مولا بھائی کے ساتھ کوئی آپ کو لڑنے لڑکی
لڑکی ہوئی چاہیے جو قدم سے قدم مل کر ان کے ساتھ
چل سکے اسمیری تو اس معاملے میں بڑی بڑے چار لوگوں
کے سامنے اس کی گواہی نہیں نکلتی ہے۔“ لادھتہ
نے مہارنے کی باتیں کر دی۔

”آپ جلد از جلد اسمیری کی شادی کر کے اس
کو جمل کو سر سے اتار دیں اور لادھتہ ایچوائے کریں
ویسے آپ کی ساس نے یہ گھر اسمیری کے نام کر کے اچھا
نہیں کیا ہے۔“

لادھتہ نے پھر ان کی دھکتی رگ پھینزی تو انہیں
نے سر سے تکلیف ہوئی۔

”مولا بھائی تو مڑے سے اس کو آپ کے سرو کر
کے کنڈیا چنے گئے ہیں یعنی ان پر جو بھی ہوئے مہائی لور
لادھتہ آپ ان سے کہیں ہیں۔ میں کہتی ہوں ان کے کہیں
کہ اسمیری کو ایسا چاہیں لوائیں۔ آخر وہ صرف آپ کی
یونیورسٹی کی شخصیت ہے۔“

لادھتہ کو پھر اپنے ذہن پر لاری تھی۔ کچھ کچھ

لوگوں نے نہیں کہا کہ کیا ہے۔ "تو انھیں سچا رہنے
اٹھ گئی۔

معاذ بھیجی کی بہن کوئل کی شادی کی خبر پہ
شعور ہو چکی تھی۔

مجھے پہچان ہی ہوئی تھی۔ لڑکیوں کا ہاتھ
کے سلسلے میں بٹکن ہوئی جاری تھی۔ علامہ نے
انکسٹن قہار پوڑا اٹھی سے لگی ہوئی تھی۔ لورڈ کوئل
جس کی شادی تھی مزے سے سو رہی تھی۔ وہ اپنے
تیسری بار دنگلے۔ وہ بھی مشکل سے اٹھی۔ کوئل
اسٹی کو بار کر ساتھ جانے کو کہا تھا۔

”تم بھی کپڑے پہن لو نا“ واپسی پر نام نہاں نے کہا۔
 تمہارے پاس پیار ہونے لگا۔ ہم سیدھے چل دیے
 جاتے تھے۔ ”کون نے اسٹی کو عام کپڑے پہنے ہوئے دیکھا
 دیکھ کر مشہور ہے اس کے دل کو لگا۔“

کوش کی ایک کزن نے تین مہینوں کو پڑھوڑا

خود تیار ہونے کے بعد کوئلے نے زبردستی اس پر
ابھی میکسپ کر لیا۔ تیار ہونے کے بعد اس نے
کپڑے نکالتے تو سینے میں آبا تھا کہ یہ خود ہی ہے
فعل اس کے دیکھے ابھی چلے گئے تھے اب پوری تیار
کے بعد بہت اچھی لگ رہی تھی۔

ولید اس میں لینے لیا تھا۔ کراچی سے روایت ہے
تھلا راسٹن نے ہی اس سے کہ تھا کہ کوئل کو پار لے
لے تو۔ اور راسٹن مہاراج کے ساتھ لیونڈر انگل
میں بری طرح مصروف تھا۔ کوئل کاچر اتو چاروں میں
ہوا تھا پر اس کے ساتھ جیتا اسمتی بھی۔ ہر دوں
حساس سی ٹرکی جو بری طرح کھل کر اپنے جذبات
بکھار بھی نہ کر سکتی تھی۔ اکثر لوگ اسٹی لہ
طولی کا موازنہ کرتا تھا۔ پتہ نہیں اسٹی میں ایسی
بات تھی کہ گزشتہ کچھ عرصے سے وہ اپنے دل کو
بس ماحسوس کرنے لگا تھا۔

حفاظتِ وطنی کے ساتھ اس کی محبت کی شہابی ہمت

اس طرح ہونے پر آپ نے فرمایا: "اسی فن پر ابھی
خاصی غصے میں تھی۔" یہ سن کر میں نے کہا:

ہمیں آزادانہ
جتنی چاہیں اتنے تھے متبہی دیکھ رہی ہوں انہیں

میں نے کہا: "تم نہیں سو کرنا چاہو ہوئی اپنے کمرے میں یہ بھیجا جا کے پوچھتی ہوں۔" شہلا اس بات کی باتوں سے ابا کی

ملکی تھی۔ دینی و سرکاری تنظیموں میں کام کیا اور ملکی
انٹیم کے کمرے کا داروزانہ نظر ہوا تھا۔ وہ ان ویں درجہ
میاں تھا۔ جلد ایک دہائیوں کے تمام پر اپنے جسم کی
نمائش کر رہی تھی۔

اسے دیکھ کر انھوں نے جھٹکا دیں۔
 "تجسّس بھائی! آئی جیسے میرے خبے کا راستہ
 بھول گئی ہیں۔" خوفِ محبت اس کا سبب نرم حلاوت تو
 اکڑا دھسے میں عیسا۔

۱۰۔ اگر چنانچہ آپ امریکی سے ملے اس کی ضرورت تھی
میں تھے؟ اسٹول نے صاف جواب دیا کہ: ”اگرچہ
یو ایچ ڈی کے لیے کئے جیسے کہ بابریہ، مولانا محمد علی
کو بھی پتہ نہیں ہے۔“

”یہ کیا قصہ ہے۔“ لاہوری شہزادہ نے ہوا۔
 ”اگرچہ یہی! اسٹیج کا نہیں کیا تو اسکو دیکھ لیا ہے
 مت کرتی کہ تمہارا ہاتھ کو بند نہ کرنا۔“

میں نے اپنے پیارے فریضہ گاہ کے لئے کیا ہوتا ہے؟
میرا عقیدہ ہے۔ کوئی فریضہ نہیں اگر میں اس سے ملے
جائے۔ لیکن قیامت اسی طرح آئے گی کہ افسوس ہو
لے۔ ۳۱۔ تم نے غصہ سے کہا۔ شملہ اس کی اسٹاک پر
حرارت ہو گی۔

”بھئی! آپ فکر نہ کریں، کبھی کبھی ایسا کرتا ہے
 اسے دیکھئے گا۔“ یہاں ہمیں یہ غائبانہ انداز شروع ہوا
 جس کا ایک نزدیک

”ہمارے لیے ایسا ہے۔ آپ دیکھیں کہ میں نے بھی اس کے خاموشی غصوں کو کئی بار“

ان کا کیا بیانیہ ہے؟ چنانچہ درج ذیل ہے۔

دیکھ رہا تھا۔ اُن نے پتا تو نہیں لگ رہی تھی مگر
 زیادہ کہ اسے طوطی سے ملانی پڑے۔ پہنچا تو اُس نے
 لنگ

"کیوں میں نے اتنی جلدی کی تو زانا! انتظار کرنا
 تھا۔ تو کسف سے نڈرتے ہو۔"

کول کے ہوئے پہنچے ہی سب میں دیکھتے کہ
 وہ بڑا ہے۔ دلہن تو پہلے کے بیٹے کے اچھے بڑے
 دھڑنے کو جگہ نہیں تھی۔ اس نے اپنے اتنے کی
 کوشش میں کسی سے ٹکرانی تھی مگر کوئی بھی تھیں
 نے اس کی کو تمام کر گرنے سے روکا تھا اس نے پیچھے
 پلٹ کر دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ مہرہ تھا اس کا
 تھوڑے ہی اس کی آنکھوں میں شمع کی جگہ لہرائی تھی
 تو اس کی کا چہرہ نکلا ہو گیا۔ لوہوں میں تمام تر جوان
 دیا تھاں سیٹے رہے پتہ پتہ نظر اور سحرانیز لنگہ
 تھا۔

"ہمت! وہی لنگہ ہی ہیں میں بھولی ہوئی۔ میں
 کے بعد وہ نہ جانے کیسے بدلے۔ جگہ تار کی تھی۔
 دلید کی انھیں اس کی۔ ہی تو کس نہیں۔
 لبتا۔ الگ تھنک ہی ہو گئے بیسی تھی طوطی اور وہ
 دونوں اس کے سامنے تھیں اور وہ ہار پارتے سرے
 سے سوئے کے کڑھ رہا تھا۔ موازنہ کر رہا تھا۔

وہ چھوٹے لے ٹاء کو ٹکڑوں میں اٹا رہا کہ مخلوط
 سامنے بے اس کی پاس ہاتھ۔ خولیں خولیں چلتی
 اس کی پاس چار کی۔

"ہمت! وہی ہے جو عمر میں تو بھاری تھی ہوں اسے
 سارے صبر ہیں۔ اس نے خود ہی ہمت کا اٹکا کر لیا۔
 "ہوں تو چار ملانے کا لے لئے چلے وہاں کو
 انوائٹ کیا ہے پھر شادیوں میں ایسا تو ہوتا ہے۔
 ہا سری! شاید تیری ہار اور ملان کی سلا سے مل رہا
 تھا وہ اسے جی ہانک مڑھ گئی تھی۔

"وہی تھا میں ہے کہ آپ بڑی میں ہوں گے
 جب آپ نے مجھے بتایا کہ آپ آنکھوں میں
 ہیں تو مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میرے دل
 میں پولیس کا دوا ہے آپ اس سے بالکل بچ گئے ہیں

خود اس کی ہی بہت زیادہ قریبی کر لی کہ پھر ایک بار
 جب اس نے بتایا کہ اس کی کو مٹا کر لے لی گئی تھی
 وہ اب میں بچتی ہے تو تب دلید کل عجب سا ہو گیا تھا
 کہ جیسے طوطی نے اس کی ہواشت سے زیادہ بات کر
 دی ہے۔ حد کی ایک لہر نے اسے شہر اور سا کر دیا تھا
 جب تک طوطی کے ساتھ ہی کی شادی نہیں ہوئی تھی
 وہ اسے اپنا بیٹا ہی سمجھتی تھی اب اس کی اسے اپنے
 بیٹے کے قریب ترین لگتی تھی۔ طوطی بڑا دلیر منہ
 چن کر۔ کبھی بھی اس کی خلی تھی۔ لہر دلید کو
 لگتی تھی۔ مگر کوئی اور طور انھیں سے عروم شخصیت
 بنانے کی تھی۔ خود ہی دلید کی توجہ طوطی پر سے
 مٹا دی تھی جاری تھی۔ پہلے تو طوطی سمجھتی تھی کہ
 اب اسے بھی تھا کہ دلید کے پیار میں کی اتنی
 ہے۔ جیسے جیسے نہیں رہا ہے۔ لہر کہ وہ اسے تو
 اسے اب بھی مانگے گا تھا اس بات پہ لوہوں میں ہاکی
 وہ تو ان کی طوطی تو بڑا دلیر تھی ہار اس ہو کر پھر
 خود ہی مڑھ رہا تھا۔ لہر کا خیال کر کے رک گئی کہ
 خواہ تو دلیر ہیں ہوں۔ اسے تو کچھ سمجھ میں نہیں
 تھا کہ۔ دلیر کیا ہے۔ یہ تو کچھ سمجھتے کے لئے
 یہ سہو ہے کہ نہ کہ کچھ سمجھتے ہیں۔

اس کی نے سزا دے کر کوئی کو گاڑی میں بٹھالیا۔
 وہ بھی ہوئی تھی تب دلید نے اس کی شلنگ لگائی ایسے
 ڈانک۔ سب کو یہی عود سے وہاں سے پکڑوں میں
 وہ غصہ ہوا ہی تھی۔ نہایت تھک رہا تھا۔
 تھی تھک رہی تھی انھیں خوف سے اکثر بھی رہتی
 تھی۔ ذرا سے تھک رہی تھی لہر لہر لہر لہر لہر
 اور بعد ازاں تھک رہی تھی۔ لہر سے لہر رہی تھی۔
 مارا تھا۔ یہ تھک رہی تھی کہ جس میں نہیں تھا یہ
 جانی دیکھتا تھا۔

تھک رہا تھا۔ لہر لہر لہر لہر لہر لہر لہر
 سے جانی دیکھتا تھا۔ لہر لہر لہر لہر لہر لہر
 دلیر سے ساتھ لہر لہر لہر لہر لہر لہر لہر

اس کی ان کو تھک رہی تھی۔ تب اس نے
 دلیر سے جان لہر لہر لہر لہر لہر لہر لہر لہر

کہے۔ "معاذ گوتی سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔"
 "ہاں شاہد آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اور کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟"
 "میں ایم پی اے کر رہی ہوں۔ قاضی مسٹر ہے میرا اور بس فرخ زہد ہیں میں ہوں لاٹکھڑا تو ہے اور تب کی کیا باتیں ہیں؟" وہ اب قدرے بے تعلقی سے بولی۔ "میری کچھ خاص باتیں ہیں بس چاہ میں پڑی ہو تا ہوں اگر وقت مل جائے تو مطالعہ کر لیتا ہوں یا چھٹی لے کر گھر جاتا ہوں۔"

شاہد کے سوالات ختم ہونے میں نہیں آ رہے تھے وہ اب ہاں سے ہٹا چلا ہوا تھا۔ روحانہ سائیلپ کھڑی ہوئی کہو کہ کر خوش ہو رہی تھی۔
 "ایک روزی میری کل آئی ہے۔" مولا کا سیل فون ٹنگلیا وہ محض دت کر کے باہر آ گیا۔



"جست خوب صورت ہیں روحانہ کب خزانے ہیں۔" روحانہ نے سونے کے خوب صورت ٹنگن ہاتھ میں ہلکے ہوئے تھے۔
 "بس کل سیلائی ہوئی۔"

"تمہارے خزانے ہیں کیا کالی ہوئی ہیں؟" روحانہ نے ملتی ہان میں ان کے وزن کا انداز لگایا۔
 "میں اپنی تہذیب نہیں خزانے۔ میں دیکھتی تو ہندو آگے بڑھے لے آپ کو کیسے گئے آگے۔" روحانہ طور اس کے اثرات کوٹ کر رہی تھی۔

"رنگی جست خوب صورت ہیں اتنا بونیکا سٹائل ہے وہاں گھڑی کی لوری سے مجھے سدا کی جڑ ہے پھر یہ جست جست ہیں۔"

"میں نے آپ کے لیے ہی لے لیے ہیں۔"
 "کیا؟" روحانہ ایک لحظے کے لیے حیران ہو گئی۔
 "جی ہاں آپ مجھے لے چکے ہیں۔" اس نے یقین بڑھا تو روحانہ نے ہلکے سے ہاتھ میں لے کر کھلا۔
 "مجھے کب تو روحانہ؟" روحانہ نے پیار سے اس کا

گل چوم لیا۔ درشتے میں چھوٹی چھوٹی کچی تھی اور اس کے لیے اتنے خوب صورت لورٹس سے تھے ٹنگن لیے تھے مہیا پار تاکا تو لازمی تھا۔ روحانہ نے لیے اس کے لیے سے پیار اور مذاق رہا تھا۔ ان دنوں نے واضح انگہار کیا۔ روحانہ نے ہونے پونے سے تین دن ٹنگن کا بیٹن کے گوا میں ہاتھ کی گلابی شہنشاہ۔
 ممانے بھی دیکھا تو سر آگ بہت خوب صورت ہیں۔
 "ہونے چکی کو ٹنگن دیکھتے تھے ایک دوسری روحانہ کا مقام ان کی نظر میں پوچھ گیا تھا۔ اس نے فل ماس کے لیے بھی شہنشاہ کی تھی۔"

روحانہ نے ہاتھ بہتوں میں انجم کے رشتے نے متعلق پوچھا تو روحانہ نے ٹی میں سر ہلایا "نہیں تو حاصل میں احسن کو جو رشتہ دار بھی پسند نہیں بہت سلاچی ہوگئی ہیں۔ ان کی نظر اسٹی کے نام ہونے والے۔ کانچ ہے پھر انجم اسٹی سے اچھا خاصا بڑے۔ آپ بچک بھی تو نہیں سکتے تاڑکی کی ذات ہے۔ کل کو کچھ ہوا تو انجم ہلکی لور بھاگی۔ آئے گا اس لیے ہم خاموش ہیں۔" روحانہ نے چم رہی تھیں۔

"ٹھیک کہتی ہیں آپ لوگوں کا مطلب پتا ہوگیا ہوتا ہے اب نما بھی سناؤ کے لیے بہت پریشان ہیں۔ کولی دستک کا رشتہ ملا ہی نہیں ہے اور جو پروڈنل لے رہے ہیں۔ وہ ابویں سے ہوتے ہیں۔ آپ کوئی کی شادی میں ممانے مولا علی کو دیکھا تو ان میں بہت اچھے گئے گئے۔ گیس کاش شاہ کے لیے مولا جیسا لڑکا مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔" بہت بہت خاموشی طرح سے مطلب کی بات کی طرف آ رہی تھی۔

"کہتی تو تم ٹھیک ہو جی۔" روحانہ نے اچھا لور دیکھا بھلا کر کا۔ خاتون لئی ہے۔ نا بھی پوسٹ۔ کام کر رہا ہے طاہرہ بیگم بھی اس کے لیے لڑکی کو حوڑ رہی ہیں۔
 طوٹی نے ذکر کیا تھا کہ کوئی لڑکی دیکھ رہی ہے۔"
 روحانہ کی ماس نے بھی ٹنگنوں میں جھٹ لیا۔
 "ممانہ آپ کے ماننے ہے۔ خوب بھلا ہے۔
 ممانہ تعلیم یافتہ ہے اور خاتون آپ کے ماننے ہے۔
 اگر شاہد اور روحانہ دارشتہ ہو جائے تب۔" آخری جملہ لیا

یہ تھا اور لہذا مطمئن بھی تھی۔

اسرائیلی کی پھلتی تھی سلامتی اپنی دوست کی طرف کی
تھی اور یہ بھی اناناک کے ساتھ کوئل کی طرف تھیں جب
طولی آئی کاٹھن آیا۔

اسرائیلی نے ان بھائی کی بات کی ہو گئی ہے اور اس
میں شادی ہے میں نے سوچا یہ خوشخبری ہے
پہلے ہمیں سنوں۔ "خوشی طولی کے بجائے
دلی تھی اسرائیلی نے غلوں سے بہار کدی۔

"تم شادی کے لیے کپڑے وغیرہ جو انا شروع کرتا
ساتھ لے کر سو کی تھیں شاید مہمان بھائی کا بھی لے
کر رہا ہے۔"

آخر میں طولی شادی ہو گئی تو اسرائیلی کا دل کسی بچہ
خیال سے دھڑکا تھا۔ کچھ دیر سی یو ہو کر وہ بھی کاٹھن
کرنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ سارا دھیمان
طولی کے ایک محلے میں انک کر رہا تھا۔

لاشہ کی سالگرہ تھی۔ پہلے سالگرہ سے ہی گھر میں
ایک کٹ کر خوش ہو جاتی تھی پھر اس بار وہ جیسا
نے غلطیاں اٹھائے تھے۔ یہ تھیں۔ یہ تھیں۔ یہ تھیں۔

لے دی تھی جس پر مہمان خوش ہو رہی تھیں۔
مہمانوں کی لسٹ مہمان کے مشورے سے بنی۔ سارا
اور اس کی فیملی کو بلائے کا اہل بھی اسی کا تھا۔ طولی
لاہور میں بھائی کی شادی کی شادی میں مصروف تھی۔
اور طاہرہ کو چنگ لڑائی کیسے آسکتی تھیں لہذا مہضرت کر
لی۔ مہمان بھی بڑی تھا اس کا اتنا آنا غیر معمولی ہی تھا۔

برسر حال مہمان سے اپنی طرف سے اور پورا لگا تھا۔
سالگرہ۔ شادی کے ساتھ ساتھ اس کی ساس اور
الہ بھی آئے تھے انجم کو سالگرہ سے زیادہ اس میں
رہی تھی اس لیے وہ بھی خاص طور پر آیا تھا۔

انجم کی نکاح اسرائیلی کا ہی طوطا کر رہی تھیں۔
مہمان کو مہمان کا اظہار تھا وہ نہیں آیا۔ یہی ہے
عالم میں اس نے لایہ کو ایک کٹے کا کٹا۔

کرتے کرتے اس کے لیے میں فکر ہے تو کئی تھی
جیسا ہے مشکل ہے۔ بات کرنے کی جگہ ہے۔
"خیر چڑا ہوگی۔ تمہاری ہے۔" وہ نے بات
کرتے کرتے بل کر حور راہوڑا اور کسی کسی صوفی
میں ادب کر کے کسی لیلے پاپے کی کوٹھل کر
دی ہیں۔

"جوڑی تو وہ اس کی خوب لگے گی پھر مہمان مہمان
بھائی کا دست بھی ہے میں لگتی ہوں کچھ۔ آئی اور
طولی سے بات کر کے ان کی رائے جاننے کی کوٹھل
کر رہی کی۔" وہ نے کا ادب جو صوفی افرا تھا وہ جہ کا چو
کھل اٹھا اس نے اندر دلی مہمان پہ بڑی کھل کھلے
ہوئے مہمان کے ہاتھ پکڑے۔

"یہ اتنی بڑی بڑی شیک سچ کہ تپ ہے کلام
کر رہی گی۔" مہمان کی تو خیر تھی اپنی بھتیجی کی بڑی
ازنی اور لی ہیں تپ کو تو یہ ہے یہ ہے کہ جی کی کٹی لایہ
۔۔۔ ہوئی ہے۔ اچھا رشتہ آئے تو دلی لکھ رہی تھی
ہو۔ "روحہ کا از بھائی تھا۔

"ار۔ روحہ کیسی باتیں کرتی ہو۔ اس میں
تھیں۔ یہ کیا بات ہے؟ میرے لیے کوئل کی طرح ہے۔
وہ پورے غلوں سے کہہ رہی تھی۔ روحہ کے
چہرے۔ اطمینان نظر آرہا تھا۔

طولی کے ہیں انداز اسرائیلی کے لیے جو غلوں
بہت سی باتیں کہتے تھے میں اس نے غلوں کر
لیا تھا۔ خبر آئی تھا کہ ان سے سب کچھ کہہ ڈالا تھا
کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ تو ان کے اریے بات اٹھے
طریقے سے آئے جہ سکتی ہے۔ اس لیے اس نے
سے۔ لیکن اس کا اور خوب صورت حیث
رہا۔ یہ خبر آیا تھا۔ طولی کے انداز سے نگہ ہاتھ کھڑ
ہست چلا اسرائیلی دہشتہ کلمہ۔ کیا۔ وہاں اسرائیلی کی
بھائی کی بھتیجی۔ "انجم کے خالے پورے کا رشتہ بہت
بہتر ہے۔" انجن بھائی بھی ہیں لہذا یہ اس سے پہلے
نی تھا تھی نہ بادہ دیا تھا۔ اسے غلوں بھی تھا۔ یہ نہ
ہو رہا تھا کہ اسرائیلی کی طرف وہ جانے اس لیے
طولی کے کچھ بھی کہہ نہ سکتے تھے ان نے سب ڈالنا

اسری قدرے الگ تھلک سی کڑی تھی۔ انجم اپنی
پلٹ لٹاٹے اس کے پاس پہنچ گیا۔
"میرا کب ہیں تمہارے؟" اس نے دے دے سے

پوچھا۔ "ابھی کچھ ہے نہیں ہے۔" اس نے جان چھڑائی

پہلی۔ "بہر حال سب بھی ہوں۔ اس کے بعد شادی کے
لیے تیار رہنا سب میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔"
روحانہ کو اس طرف آنے دیکھ کر وہاں پہلے والی جگہ
چلا گیا۔ روحانہ کی طرف دیکھتی آ رہی تھی اور اس
کے پاس جا کر رکی۔

اسری میم سے قد شرف سے سنہنٹی انا کے بلنے
اس کی طرف بڑھ گئی۔ روحانہ بھی لگوت اور
قلو من سے انجم سے حال احوال پوچھنے لگی۔

پوچھا۔ "اور۔ مجھے تو آپ بہت اچھے لگے ہیں جاب بھی
اچھی ہے پھر نہ بدلے احسن بھلا کو کیا ہے۔"
پہلے پہلے وہ خانہ پوش ہو گئی تو انجم کو بے چاشنی ہونے
لگی۔

"آپ چپ کیس ہو گئی ہیں؟" انجم کا اضطراب
اس کے کچھ سے ظاہر ہو رہا تھا۔
"آپ جتنی جلدی ممکن ہو متکی وغیرہ کروا لیں
کیونکہ کچھ اور لوگ بھی انتظار میں ہیں۔"

یہ کہہ کر وہاں سے گئی۔ اور انجم سخت حیران
میں مبتلا ہو گیا تھا۔ روحانہ سنبات سی ایسی کھڑی تھی۔

پندرہ مئی میں تھی۔ کلاسز نہیں ہو رہی تھیں اس
سے آکر وہ اپنی کاپی ملے گیا۔ تیسرے قدموں سے چکی وہ
طویل ریلوے سے باہر آئی تو انجم نے نظریہ دیا اسی
طرف آ رہا تھا اور اس نے اسری کو دیکھ بھی لیا تھا اس
کی چل میں تیزی اور اضطراب تھا۔ اسری کو کسی
انہنی کا خیال نہ ہوا۔

"چلو میرے ساتھ بہت ضروری بات کرنی ہے۔"
اس کے توجہ ہار مانا تھے۔ اسری نے بمشکل اپنے
دھڑکنے والے دل پہ قابو پایا اور قدرے بہت کامیاب
نہلا۔

"میں کیس نہیں جا رہی آپ کے ساتھ نہایت
کرتی سے اور سر کر لیں۔ انجم بھلا۔"

"بھلا کیس نہیں ہوں میں تمہارا۔ کچھ تھوڑی دیر
سے بھائی کا قضاۃ سنوئل ہو رہی ہے۔ کچھ کچھ سب سے تیار
ہو رہا ہے۔" انجم کے قضاۃ سے آگ بھڑکی تھی۔
وہ سن ہو گئی اور کچھ میں نہ کہنے والے لہذا سے
اسے کہتے تھی۔

"نہیں کہہ سکتا تھا کہ تم سے شادی کا یہ فیصلہ
نہ بھی اس کے گھر والے آئیں گے تمہارا رشتہ کیسے
اس کے اپنی اوقات میں رہے۔ لہذا آئیں گی کل۔
میں نے تمہارے لیے یہ انگوٹھی سب سے چپ چاپ
ہی کرنا اپنے بھائی کے سامنے دے دیا تھا۔ تم ابھی طرح
جاتی ہو۔"

انجم کا جھڑپتہ سناک تھا۔ اس نے سب میں ہاتھ
ڈالا خوب ضرورت معلوم کیس میں بڑک سی انگوٹھی
جگہ گادی تھی۔ اس کا بے جان سا ہاتھ تمام کے انجم
نے انگوٹھی ہاتھ پہنا دی۔

وہ جس طرح آیا تھا چلا آیا۔ اسری کو حیرت تھی کہ
وہ اتنی جلدی تیار سمیت آیا تھا ہاتھ آتے آ رہے تھے۔
گیا۔

گھر واپس آ کر تھی دیر تک خاموش بیٹھی رہی۔ اس
وقت بڑی شدت سے کسی درد کے کھمبے کی
ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور وہ درد کن ہو سکتا
تھا۔ طبی اس کے ذہن میں طوطی آتی کا نام لگ رہا تھا کہ
تاکر اور انجم کے ساتھ طبی کی طرف چلی گئی۔

طوطی کی توالی اندر تک جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد
سمیت کل گیا۔ ولید علی کا چہرہ سامنے آیا۔
"ارے اسری! آپ ہیں۔" ولید کامل خوشی سے
بھر گیا۔
"اندھ کو۔" اس نے ہار اٹھ کر کل علی اس کے

جس سے گزر کر وہ بند آئی۔ کوئی بھی نظر نہیں آ رہا
 طوطی بتا نظر نہیں آ رہی ہیں۔ "سوئیچ پانچے
 ی اس سے نور ہو چکا۔
 "ارے تمہارے کسی حساسی طوطی تھا ہی نہیں
 ہر سے ہرے میں بھی پوچھ رہا تھا کہ کون سا وقت
 تمہیں ہی یاد کر رہا تھا اور تم آگئیں اس وقت کچھ نور
 بھی باخا تو مل جائے۔" ولید بھٹی کا جواب ہوا اور انھوں نے
 سب کچھ بتا تو بدلا ہوا تھا۔ "آئی کہیں ہیں؟"
 ہوئی تو اسے اپنے لیے نور تو آواز نہیں کی گئی۔
 "اسی آگئی کہ نہ رہا ہوں۔ کب سے اکیلے میں
 بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔ تم مجھے بہت آگے
 لگنے لگی ہو۔ مثالی مجھے تم سے بہت ہو گئی ہے جیسے طوطی
 سے ہو گئی تھی۔ میں اسے مٹاؤں گا۔ تم میں میری
 محبت قہر کرلو۔"
 ولید اس کی طرف بڑھا تو وہ چمکی طرح حدوازے کی
 طرف لپکی اور دیکھ کر خیر آگے بڑھتی غائیٹ کا کہنا
 کر اس نے ہر قہر مہر کا۔
 "نہ اسے اس کی رو کو۔ سنو تو میں مذوق کر رہا تھا۔
 طوطی کہہ رہی تھی ہے۔ کچھ کھانے کے ہوتے۔ ولید
 آج تو اس آگے چلا کہ اس کی۔
 اس کی باتیں تو کچھ بڑھتی ہوئی تھیں کہی تو آواز
 نہیں آ رہی تھی جیسے وہ چھوٹے کے شر میں آئی ہے۔
 جس نے اپنے نوشتی تو کر۔
 رکھنے والے نے اسے ضبط کر لی ہیں انہوں نے لڑکی کو
 مٹا رہے ہیں۔ اور وہ۔ کب سے اسے اندر داخل ہو کر وہ
 سیدھی اپنے سر سے مل گئی۔
 قاتل ہائی کے عالم میں اس نے طوطی کی کانٹیر
 لایا۔ اس وقت وہ دلی شہرت سے پہتا جا رہا تھا کوئی
 کوئی نہ کہتے وہ سب کہہ سکتی۔
 "طوطی یہ تو اس کی ہی چیز تھی جسے وہ سمجھ
 کر ہی بھڑکی۔ بل سے لہجہ لگتی یہ تو اس کی ہی تھی
 نہیں کہتی تھی اس سے خبر ملنے میں کوئی غلطی تو
 نہیں ہوئی تھی۔

"ہی آپ کون اٹھو آئی کہیں؟"
 "وہ تو ایک گھنٹی کی ہیں اور سب کوں غور سے دیکھ رہی
 میں عقوبات کر رہا ہوں۔" وہ دوسری طرف سے ہوا
 کے دوش پہ آئی گزرتی گانچ اس آواز کو پا کر بھی
 نہیں سمجھ پاتا تھا۔ عقوبات کچھ کہہ رہا تھا اس کی طرف سے
 وہ خبر دیکھے بغیر کال ریسیو کر لیا۔ میں میں ہم اس کی
 ہوں۔" یہ جاننے کے بعد کہ وہ دوسری طرف سے ہے
 اس کی حالت اور بھی تھل رہی تھی۔
 "ابھی چھا آپ ہیں۔ خیریت تو ہے۔ آپ کی کلاز
 کیا ہوا ہے؟" جس اس کے ہاتھ کی ہر گز بائیں
 کے ضبط کے ساتھ ہر من ٹوٹنے لگا۔
 "کب مجھ سے شادی کریں گے؟"۔ "مگر
 آنسو میں اس کی ہاتھوں کے ساتھ لٹ لٹ لٹ
 کر اس کی زبان سے لگتے رہے۔ پتھر دوش میں تھکا
 لے کر لاوا لگا۔ کچھ بھی لکیر لگا رہا تھا۔ ہم کا جادو ملتا تھا تو
 شہلا تلی کے حالات میں ہی لکھ کیفیت میں رہا تھا۔
 کچھ کوشش تھی۔
 سب لپٹ کر کے اس نے پھر اپنے دل اور دیکھ
 کھنڈ لپٹ کر کہہ پھوٹ پھوٹ کر دیکھی۔
 آج اس نے کیا کر رہا تھا اپنے اچھے دل پر ہم کو
 باقاعدہ اپنی ان کو نیلام کر رہا تھا اس شخص کے ملنے
 جس کے اندر میں اس کے لیے مستعد ہوا تھا ہوا
 توجہ کے قتل کر رہا تھا میں تھا اس کے سامنے
 اس نے کیسے کہہ دیا کہ مجھ سے شادی کریں۔ کاش یہ
 سب کہنے سے پہلے اس کی لپٹ کش جاتی ہے سب
 پہنے سوچنے کی بات تھی اب تو خیر کلن سے کل چکا
 تھا۔
 اسے اپنی آنکھوں پہ نہیں نہیں آ رہا تھا سامنے
 طاہر آئی طوطی کے ساتھ ایک اسٹارٹ سارا کاش
 قہر توڑ میں طوطی کی جھٹک تھی اچھا۔ یہ اس کا
 پھوٹا ہوا تھا۔ جین تھا شب یہ لڑکی کی غارت آنکھیں
 بڑے سے جین انداز میں آنے والے سمجھنے کی
 طرف آگئی تھی۔ طاہر آئی نے ہی محبت سے لے
 گلے لگایا تھا طوطی شرارتی انداز سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ بھی لڑائی ادا اور رحمان کے ساتھ اپنے سیکے جا
چکی تھیں۔ وہ دن بعد ہی ان کے بھائی اور خاتون کی
شادی کی ایک عکاس ہوا تھی۔ اور اس نئی بہت پور ہو
رہی تھی سب کے جانے کے بعد گھر بہت دور ان سا
گنا شروع ہو گیا تو تب ہی تیور بھلی رات کو اپنی
بیل کے ساتھ آگئے۔ وہ باپ کے خستہ میں کراچی
میں وہی پہلی سمیت مقیم تھے۔ یہ جھٹی مٹی تو گھر کا
چکر لگاتے۔ تیور بھلی ایک مٹی بھٹی سمیت میں بہت
اچھی پوسٹ پر کھڑے رہے تھے۔ ان کی کراچی
نہایت بڑی و ترقی کے آمیزہ بھی آگئے اس نئی کو دکھ
کے ساتھ خوشی بھی تھی۔

اب یہ تیرہ ہلاکی کی تہہ بہ تہہ سے بچن میں
کھسی ہوئی تھی۔۔۔ وہی ہلاکت کی چھٹی پہ آئے ہوئے
تھے اس کی خوشی ہوئی تھی۔

ہو سرے ہن اسی اور ہنلی لہو ہنکی کے ساتھ
بھی جی ہنکی کے لیے کئی بھوس ہنکی ہوئی تھی ہوئی
تھی۔ بلکہ کے بعد ہنکی ہنکی کی تقریرات کا
تقریر ہنکی

لوہر ہم اور مصروفیت بہت زیادہ تھی یہاں کے
اصرار اپنی نے اسٹی کو لوہری چھوڑ دیا۔ گھر سے
ایک رات بھی وہ باہر نہیں رہی تھی۔ لب پورے
ایک چنے کے لیے اسی نے لوہر بھیجے کے بیٹے میں
رہنے کا تدارق تھا اس کی جمل دیکھنے والی ہو رہی
تھی۔ اسی نے چلنے والی نہیں تھیں۔

”جو بھی کام ہو دیکھتی نہ رہتا کرو اسٹاٹ حارے
خاندان میں کوئی بھی ٹوٹی گئی ہو نہ اتنا بڑھ بڑھ کر کام
کرتی ہے۔ لباس کے بدلنے کی شکوہ ہے تو تم بھی
پوری ٹوٹی دل سے صبر لینا۔ لہ کی لہری میری لکڑت
گٹلو بے بھی صبر اور پور میرے پاس ہے۔“

انہوں نے جھوٹا ہوا اور بیٹے کا نام لیا تو ان کا قصہ سر ہلا کر سن گئی۔ منہ چاچے ہوئے بھی اسے یہاں ٹھہری

معاذ اور دوھندہ بھائی بھی آئی تھیں۔ اور مخن بھائی بھی انہیں سے مل آئے تھے۔ دوھندہ کا چہرہ اترا اترا سا تھا جیسے قہار سنس سے سندی اور انکس میں ہو۔
 لڑتے ہوئے کوئی، دونوں باسری لڑتے ایک ساتھ تھے۔ سندی لگا رہی تھی۔ احسن بھائی کہتے تھے اسری کو چل دی اور انکس دوہم میں لے کر۔ چل دی میں ہی سی گھرا انہوں نے اپنی طرف سے اسری کو تیار کر دیا تھا۔
 اور انکس دوہم میں سب اس کے انتظار میں تھے۔ اسری کی موی انگلیوں میں دباہین بھی لڑ رہا تھا سب اس نے غل جلتے پہ پیر سے میو سے دو حوا کیے۔ پھر اس کے بعد دو دو حواں دھار دنی توہیں سجدہ سارے لوگ ہی پریشان ہو گئے۔

”توہ یہ محترمہ کتنا بدلتی ہیں؟ احسن بھائی کے دم سے لگی اسری کو دیکھ کر حوا حوا ہی حوا میں پڑا ہوا تو اول اس کی طرف جبک کر گیا ہو۔“
 ”بھائی اسری کہتی ہے کہ وہ ہشتی ہو رہی ہے اور وہیں جب تک خوب لڑتے نہیں تو کین نہیں لگتی ہے۔“
 سب کی مہر دیکھ کے خیال سے حوا نے لپٹے۔
 برسات نہ لڑتے تھے لگا چکی مشکل سے گھوڑا تھا۔
 دھان اور احسن بہت پر سکون تھے۔ ایک اہم فرض پورا ہو گیا تھا۔

نکل کے بعد شہا کی سرسراہٹوں کے اسری کے نکل کے بارے میں بتایا تو زبردہ بیگم نے حسب توقع خوب شور کیا اور شہا کو سیکے بھلنے کی دھمکی دی۔
 انہیں پتا تھا زبردہ بیگم اور انہیں انکس کوئی نہ کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ تب ہی انہوں نے نکل ہو جانے کے بعد انہیں یہ خبر سن لی۔ دھان نے انہیں بتایا تھا کہ انہیں اسری کی کوئی غور نہ کی گئی ہے۔ وہ سب کی دی تھیں۔ اور انہیں بھی دی تھی۔



تھی چینی اور حوا پوری چپے چپے سب سے بھائی کے کون کو الیہ۔ کل شہا دوھندہ بھائی نے حوا بھائی کو بتایا کہ انہیں کے گھوڑے آئیں گے تمہارا ہوا تھے۔
 اب سے ان کی حالت دیکھنے والی تھی۔ بس انہیں چل رہا تھا کہ صبح ہو اور ہم تمہارے گھر آئیں سو ہم آگے میری بھی چلی خواہش تھی کہ تم میری بھائی کو گھر میں یہ بھی چاہتی تھی کہ حوا بھائی اپنے منہ سے نہیں خود انکس کریں اور دیکھ لو میری خواہش کل غیر متوقع طور پر پوری ہو گئی ہے۔“
 ”طوبی اس کے کان میں سرگوشیاں کر دی تھی۔“

”ہاں ہی ایک ایک کی شکل دیکھ رہی تھی تب وہ اہلک سا تڑکا بھی آگے آگیا ایک نظر اور بھی ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ بھائی! مجھے نشان کہتے ہیں۔“
 ”سہا کی طرح حوا بھی شہا کا بھائی اسری نے جی مشکل سے سلام کیا۔“

دھان بھائی نے احسن کو فہن کرنے کے بعد اپنے سیکے حوا کو بھی اطلاع دے دی۔ سب سے پہلے کوئل کی سوج کرنا تھا بھائی کرنا تھا سہا ہو آئی کی فرمائش ہو۔ خواہش نے دھان کے ہاتھ چیر بھلا دیے تھے۔ حوا بھی آ گیا تھا۔ اسری بس ایک گھر ہی اس کی طرف دیکھ گئی تھی اس کے چہرے بہت سنجیدگی اور گھر تو تھا۔
 نقوش جتنے سے لگ رہے تھے جیسے زبردست لڑائی لگا ہو۔ حوا کو کچھ اس کے چہرے پہ دیکھنا چاہتی تھی نہیں بھی گھر نہیں آ رہا تھا۔ اسری کے دل نے ایک پٹ پٹ کر دی۔ وہ لوگوں میں حوا کے کہہ تک پہنچ گئی تھی یعنی حوا اس کے لیے قبول ہو رہی تھا۔ حوا نے بھی اس کو دیکھا تھا اس میں اس کی اپنی مرضی اور خواہش کو دیکھا نہیں تھا۔ اسری کے آنسوؤں اور ہاتھوں سے دھواں گیا تھا۔



حوا کو نہیں نہیں آ رہا تھا کہ یہ حوا اس نے اسری کے منہ سے سنا ہے بلکہ مجھ سے شادی کر لیں اس کے بعد اس کی بے رہا باتیں اور حوا سے جملے جو اپنی جگہ

کوئل دھان کے ساتھ جا کر جھٹ پٹ سندی پڑ گئی۔ ایک فیسی سوٹ لے گئی تھی۔ دھان کی

تلاوت معانی میں: "وہیہ اذہب الہ"۔

یہاں تو ہماری یاد ہو رہی ہے۔ اس کے لیے
 یہاں بھی۔ یہاں بھی۔ یہاں بھی اس کی طرف مڑی اپنی

جنگی جنگی جنگیں سمیت۔ کسب و کسب میں ہیں۔
 "پیارا کرم خوشی میں بھی روئی ہو۔ دکھ میں بھی روئی ہو۔
 ہونہ خدرا اہل کو مضبوط کر دیتی ہو کی ہو لب لباب۔
 حلقہ نشانی کے درخشاں ہاتھ بکھرے تھے۔
 "اسرائیلی تم میرے گھر میں اس طرح سمیت ابھی تک
 رہی ہو۔" حلقہ کی ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔

اسرائیلی کے توڑے ہی اڑ گئے۔ "وہ چائے سب
 انتظار میں ہیں۔"
 حلقہ نے ہاتھ بڑھا کر ایک ٹرک کی شکل کا سوچ کچھ تھک کر

تلا۔
 "وکر رہے ہیں انتظار یہ وقت بھر نہیں آئے گا
 میں نے تمہیں جلد دل بھی تو سننا ہے کہ کچھ مجھے
 محبت ہو گئی ہے تم سے۔ میں تم سے جو محبت ہوئی گھبراہٹ
 اور ڈرتی ہے۔" اس وقت بالکل بڑا ہوا حلقہ لگ رہا تھا۔

"آپ کی سب سے پہلی بات اس کے منہ سے سنتی تھی
 جس حیرت ہی تھی کہ معاذ بھی جیسے وہ اسے چپکے چپکے
 چاہتے تھے اس سے محبت کرے نوت کر چاہے
 کسب و کسب وہ سب کہہ رہا تھا تو اس کا دل بیٹے سے
 ٹکل کر گیا اب ہر گھنٹے کی تیار میں تھا۔

"معاذ پلیر آپ یہاں سے چلے جائیں۔" اسرائیلی کا
 دل بڑا چاہو اس کی اندر دلی کیفیت کو ظاہر کر رہا تھا۔
 "تم تک ہے۔ میں جا رہا ہوں مگر جب وہ ملے بعد
 میرے خیر کوئی بات نہیں کہنا سب تم مسمول ہو۔
 میں زیادہ کہہ نہیں سکتا کیونکہ ایسا نہ ہو کہ
 ابھی بچو اور کسوں اور تم۔"

وہ دانت ہات لہو روئی چھوڑ کر قبیلہ تاجم اسرائیلی کا
 ہاتھ اب بھی اس کی بنوئی گرفت میں تھا۔ میں جا
 رہا ہوں چائے لے کر کو کو کو لینے ڈارنا پھولند۔
 اس نے اسرائیلی کے اہل کو ہولے سے چھینا اور
 قدرے دور ہٹ گیا۔ اسرائیلی نے لہجہ پکڑ لیا۔
 چاچا تھا۔

اسرائیلی کو اپنے چہرے پر رنگ ہی رنگ بکھرے

خوشی ہوئے۔ اپنے حلقوں کے سینے پہاڑ تھے۔
 آنے لگی۔
 جب چائے لے کر وہاں آئی تو اٹھان ایسا
 شروع ہو گیا۔
 بڑی مشکل سے کھرا میرا حلقہ سب
 تکی لال نے گھور کر دیکھا مگر باز نہ آیا۔ سب
 سے آخر میں حلقہ کو چائے دیتے ہوئے اس کی نگاہوں
 کی انگلیوں سے لمبی جھلکیاں اس کے لیے چاہت کا سند
 موچرں تھا اس کے دل کو سکون کا احساس ہوا۔



ماہوں کے زرد جوڑے میں لمبوس سمجھے پتے
 اسرائیلی بہت اداس تھی۔ خوب ہلا گا اور رو تھک گئی
 سب ہی آئے تھے اگر کوئی نہیں تھا تو وہ شملہ آئی تھیں
 اس کی ہل جاتی اسے آخر تک انتظار ہی تھا کہ ابھی
 آئے گی احسن بھائی بھی گئے تھے مگر کون خدی ایسا نہ
 لوگن سنا سے نہیں آئے۔

"لی جانی جانا ہے تو بیٹھ کے لیے جاؤ۔ واپس آنے کی
 ضرورت نہیں۔" ناندیہ بیگم نے صاف جواب دیا۔
 شملہ اوپر چپ ہو گئی حلقہ بھی گھر نہیں تھا۔



"پھوپھو پھوپھو! آنا بھائی اس کے پاس آئی تھی۔
 اسرائیلی ڈری گئی۔

"پھوپھو بڑی پھوپھو آئی ہیں عاقب انکل سمیت۔
 اس نے یہ خوشخبری سنائی ہی تھی کہ شملہ اور
 عاقب خود اس کے پاس آ گئے۔ اسرائیلی بھاگ کر اس
 سے مل گئی۔

عاقب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیلا دیے۔
 احساس کو چمکانے کے لیے ایک لمحہ کھٹی ہو آئے۔
 کل اس کی بچی گٹھا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ عاقب
 سامنے بیٹھا تھا۔

"پیارا! گٹھا کی شادی میں کرنا گی۔"
 "کیوں بیٹا؟" آج فاسخ تھا اس لیے سکون سے
 سٹل کی باتیں کر رہا تھا۔

"اگر میں نے اس کی شادی کر دی تو اس کا دلہا بھی اسے میرے پاس نہیں آئے۔ بے گھر۔" عاتقہ دہل سا۔
 مزید منہل میں اسے شہلا نظر تھی۔ نہیں نہیں وہ منہل کے ساتھ شہلا کی طرح نہیں ہونے دے گا۔
 بڑبڑاتا ہوا اور اسی وقت شہلا کو تیار ہونے کو کہا۔
 ذرا دیر تک شور کرتی رہیں پھر آج اس نے مکن بند کر لیا۔
 لپے تھے مگر اب اس کے سامنے منہل تھی۔ اس نے شہلا کی وجہ سے نہیں بلکہ منہل کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا تھا۔



شہلا منہل سمیت اس کے کمرے میں ابھی ابھی سہا تھی۔ صبح اسہنی کی رہ گھستی تھی۔ طوطی نے مکن کی قریب کی ٹیڑھی پر بیٹھی تھی کیونکہ محلہ نے فون کر کے دھمکی دی تھی اگر میں نے تمہیں قریب کے اللہ ان روئے دیکھنا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ سو اس نے مشکل سے آنکھوں پر ضبط کے بندھن باندھے تھے۔

سوئی ہوئی منہل کو بیدار کر کے اسہنی نے وضو کیا۔
 پھر بیٹھنے والے تھے ابھی کچھ قہقہوں میں صبح ہونے لگی تھی اس کی زندگی کی نئی صبح۔

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے شکرانے کے نفل پڑھے تب ہی دعا مانگتے ہوئے آسو اس کی پھیلی پھیلیوں پر۔
 شکرانے کا اٹکلہ تھا ایسے آسو بادل میں ٹوٹی حیرت نہیں تھا۔

جیسے لمحہ تہ کر کے کھڑکی کے پاس آئی۔ اس نے کھڑکی کھولا تو چاند کی شرر کرنیں اندر چلی آئیں۔

و محلہ کے بارے میں سوچ رہی تھی جس نے اسے بہتر کر دیا تھا۔ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے ایک یاد ہی اس کی مسکن اس کے لہجہ پر آئی۔ تب ہی اس نے فوننگ لیا۔ اس نے جلدی سے قن کیا کہ کہیں "اکی پینڈ ٹریپنڈ ہو جائے۔"

تو مری غول مولا تھا۔ مجھے خیر نہیں آ رہی ہے۔

"کیا آپ نے آج رات کوئی بات نہ کی؟"
 مجھے فون کیا ہے۔"
 "واہتی دانا۔" محلہ کو اس کا پاپا فون پر سن رہا تھا۔
 خفت کیا۔

"خفت۔" یہ میں تمہیں کالیہ پتوں کا زہر ہے۔ فون کیا تھا۔ "محلہ نے دھمکی دی کہ اگر تمہاری اسہنی اس کی دھمکی سے خوف نہ نہیں ہوتی کہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمہاری دھمکی میں انتظار کا رعب رہا ہے۔"

"چلیں اب سو جائیں۔" مہنا پکار کر دلی۔
 "ہاں جی سوئے گا اور تمہیں نہ آفر کو آئے گی۔"

اب انتظار ایک صبح کی آمدی تھی تو قہار صبح دور کب تھی۔ اس کی زندگی کی روشن اور چمکی صبح جو تہی والی تھی۔ اسہنی فون بند کر کے آئی اس کے پاس لیٹ گئی۔ رات طوطی قہار بڑبڑاتی تھی اس کی زندگی کے سامنے خوب کو تعبیر میں ہونے کے لیے۔
 ایک خوب صورت تعبیر میں بدلتے کسے۔

خواتین ڈائجسٹ

نئی ڈھلت
 بیویوں کے لیے ایک اور مثال

میرے ہمدم میرے دوست
 فرحت اشتیاق

قیمت --- - 250/- روپے

مکتبہ عمران ڈائجسٹ
 37- اردو بازار، کراچی۔

کے پاس پہنچ گیا۔ لے کر اٹھیں اس کا بھی تعارف ہو گیا
یہ اتفاق کی ہی بات تھی کہ اگلے دنوں میں پہلی بار آن
اسٹری نے طوطی کے شوہر کو دیکھا تھا۔ بل میں وہ
موجود بھی ہوئی۔ ولید نے بھی پہلی گہری آنکھوں سے
اس کا جائزہ لیا۔ جس پر اندری ہندوستانی جڑ پڑ بھی ہوئی۔

رات آہستہ آہستہ بیت رہتی تھی۔ ولید نے پلا
جیسے شام کا کام بنایا تو وہ جین روئی کے بچہ ہرکالہ من
لور سوڈ بونڈ طوطی کا شوہر اور دست کاڑا کے ساتھ ایک
صوفی شاعر کا نام بھی بنا لیا۔

وہ جب گھر آ رہی تھی تو طوطی نے اس پر رخصت
ہوتے وقت اسے اپنے گھر آنے کی اور موت دی
تھی۔ پھر ایک دو دن بعد ولید کے ساتھ چلے بھی تھی
تھی غلام بیگم کو بھی طوطی بہت اچھی تھی۔



لائب کے پیچہ زخمی ہوئے تو وہ اپنے نخیلہ علی مانی
اب اسٹری بھی بلانے لگی۔ ایسے عالم میں جب وہ بی
سے زاری سے مانی دی کے آگے بیٹھیں ہوئی تھی کہ طوطی
کی طرف سے دوسرے کابلوا آگیا۔

جب ہی اور بھی کے ساتھ وہ طوطی کے گھر پہنچی تو
طوطی بہت خوش ہوئی بہت پیار سے ملی۔ من کا گھر بہت
خوب صورت تھا۔ انتظام بہل کر بے میں تھا کھانے
لور خوش گھول میں لگ گئیں۔ اسٹری ایک کونے میں
انگ تھک بیٹھی تھی ولید کی نظروں پر پڑ گئی تو اس
کے پاس چلا آیا۔

"اگر کسی ہیں آپ مس شاعر!" ولید کا بہت
طوٹ گوار تھا اس نے اسٹری کا اپنے سے بھائے
"مس شاعر" کا تھا۔ وہ حسبِ نیت گھبرا گئی
"ٹھیک ہوں۔" خواہ مخواہ دیر درست کرنے لگی۔

"وہ تو گھر آ رہا ہے۔" ولید نے اپنے کے بالے میں
اسٹری کا ہنسی چراؤنگ دیا تھا۔ طوطی اپنی سواہی کے
ساتھ لگی ہوئی تھی۔ غور میں آہستہ آہستہ جانے
گئیں۔ اسٹری ولید کے پاس سے ہٹ تھی تو طوطی نے
پکڑ لیا۔ اسے اسٹری! تو تمہیں اپنا گھر دکھائی۔
جوں ہی طوطی کی ہم راہی میں آئے جی تو سب فن
گنگانے لگا۔ طوطی نے تن کر کے کان سے کھلیا۔
کرے میں رکھی جوں کو غور دیکھنے لگی اور بے خیالی
میں چلے چلے کرے کرے میں آئی۔ طوطی تو کھینچ
گئی ہوئی تھی۔ سامنے صوفے پر بیٹھی اس دور لڑکھ

ولید کے بعد وہاں بھی آئے۔ اسے ساتھ ہی لے
گئیں۔ طوطی لور ولید بھی ادھر ہی تھے۔ رات گپ
شب کی محفل تھی۔ وہاں بھی کی ساری فیملی موجود
تھی۔ ولید ایک سے ایک لطیفہ سناتا رہا تھا ہے جس جس
کو اسٹری کے کہنے میں حیرت ہو لے لگا۔ پھر شاعری کا دور
چلا مغل نے فیض احمد فیض کے چند اشعار سنائے۔
"اگر ہی پھر بھی بھی شاعری کرتی ہیں۔" لائب نے
ہرے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
بھلا پھر ڈال۔

"ولید تمہیں یہ ولید تھا۔
"کمال ہے تم نے بتایا ہی نہیں۔" یہ طوطی تھی۔
"تپ نہ لے نا۔ اپنی شاعری کے خزانے میں سے
کچھ۔" ولید پر اشتیاق لگا اس پر گاؤے بیٹھا تھا۔
پھر سب نے اسے پس گھیرا کہ وہ گھبراہٹ تو گئی لور
جلدی جلدی کچھ اشعار گوش گزار کیے۔

اس کے چہرے کی طرف دیکھا کرتا
لور جب کرے وہ اشعار تو سنا کرتا
پیار کی برسات میں گھبرانے رہتا
لور ہڈی کے خیال سے لڑتا کرتا
مجھے ترجیح بھی یاد آتا ہے ہر رات میں
بچپن سڑکوں میں گھبرا کرتا

"بہت خوب!" یہ گواز ولید کی تھی۔ سب اس کی
طرف دیکھ رہے تھے گھبرا گئی خود کو مرکزِ توجہ بنو چکا۔
"پھر پھر! آپ تو ہمیں رستم ہیں۔" آنا اس کے
پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"مجھے آپ کو نہ سمجھا چکا ہے۔"
اس نے کئی لفظوں میں اس کو سنا دیا۔ یہ ہر
نور میں ہوئی۔

جب نظر فرمایا۔ نظر دے ہی اس کے قدم رک
 گئے۔ کھڑی ہو کر دیکھنے لگی۔ آہی آہی
 اس کے ساتھ ساتھ یہی ہوا اس کی کوکری دھا

طولی نے چہ سینڈ کے لیے خون کن سے ہٹایا تھا
 سوط سے کہہ کر وہاں ہاتھ میں لگ گئی۔ سوط نے
 ہاتھ میں پکڑا لیکن سوط کا ہاتھ کھڑا ہوا
 "کیسے آپ کو کھڑا کر رہی ہوں۔" سوط کا ہاتھ اکڑا کر
 ساتھ اس کی حالت جیسے رفتی نہ پاسے ہاتھ والی
 تھی۔ پھر پورائی سکی سی یہ تھی اسے ایک آنکھ
 نہیں بھٹی تھی۔ خواہ وہاں ہاتھ موٹی نوں نوں سی
 اس کی اسے ہاتھ تھپ کے لائن نہیں تھی تھی۔
 مہرے ہاتھ انہیں اس کے پیچھے تھی تھی۔
 گیلی سے گزرتے تھے سوط ایک سوط سے
 آگے ہوا ایک راکو اس کی جو اعلیٰ دھن میں اس کے
 پیچھے آہی تھی جو اسے آگے اس کے کندھے سے
 ہاتھ لگتی۔

"یہ لائی لائی ہے ساتھ بے دم ہے اور سامنے
 کیست دم ہے۔" سوط اس کی گھبراہٹ بھٹپ گیا تھا
 اس دوران میں پہلی بار اس کے لیوں پہ ناخوش سی
 سطر ہٹ گئی۔ اس نے پیچھے ہٹے ہوئے رک کر
 فور سے شاید یہ کیفیت لوٹ لی تھی کہ یہ محترمہ از حد
 نوں تھی۔

"آپ کیا کرتی ہیں اور آپ کا پرانا کیا ہے؟"
 "میں اس کیڑا مکھن میں گر بچ جانے کے بعد
 رہی ہوں اور اس کی نام ہے میرا اس کی جان
 اپنے چمن پتالوں کے گرد۔
 "آپے کیا رہا ہے آپ کا؟" سوط نے پہلی بار
 اسے فور سے بھٹ۔
 "انہہ کوئی اس کیڑی کیسٹ میں۔" وہ اپنے
 تھک تھک سے بول رہی تھی۔
 "آپ نے اسے؟" سوط نے طو کیا تھا وہ سمجھ سی
 میں تھی۔
 "میں نے آپ کو گھر دھا ہے لب میری بیوی



کھن۔" سوط اسے ہیں چھوڑ کر خود اٹھ گیا
 اس کی اس کے لیے الفاظ یہ خود کرنے لگی۔ طوی
 بھٹی اسے طوی طور اور خون نہ کا قتل
 "اس کی کہیں ہے؟" طوی نے سوط کو اٹھایا۔

و کچھ کر چلا۔
 "محترمہ ابھی کڑی ٹانپ رہی ہیں۔" سوط نے
 اور نوں چپ لڑکیوں ہاتھ میں جس سے وہاں
 سے میں اسے غول ناگ ہرگز نہیں کہ کچھ و کچھ
 ہاتھیں ٹانپے لگیں۔
 "اسے وہ عام لڑکیوں سے ہاتھ مختلف ہے۔
 بھٹ سے کوں وہاں تک بات ہے نوں
 ہونے کی تو آتی ہمارا ہی تھی کہ اس کی کہیں لوان تھی
 چنی میں سے شاید اس کے جیسے ایسا لگا ہوں۔"
 طوی نے اس کی بھر پور حالت کی جس پہ حیران
 گیا۔

اس کی کارڈٹ کوٹ ہوا تو اس نے ہاتھ میں
 لے لی جس نے ایسا اس دوران طوی سے ان کے سارے
 کھو ہاتھ کا تعلق بہت گرا ہو گیا تھا وہ اکثر گاڑی لے
 کر تباہی اور سارا دن لوہری کلوم تکم اور بھٹ
 ہاتھ کی کہیں گزرتی تھی۔

اس روز بھی وہ لوہری تھی۔ کلوم تکم نے اسے
 پوک لیا تھا کھالے پہ۔ چنی چنی شلا بھی لگی ہوئی
 تھی بے تعلق سے ہاتھ میں وہی تھی جسے ہاتھ
 ی پیٹے پیٹے کلوم تکم نے اپنا ہاتھ لگا لیا کہ کلوم
 خط ہاتھ تک زور دیا تھا طوی نے شلا کے ساتھ
 ل کر مہی کو سیدھا کیا۔ طوی اس دوران جا کر جلدی
 سے پانی لے تھی اور پانی کی کوشش کی پر ہوتوں
 کے دونوں تانوں سے پانی باہر نکل گیا۔

"آپ کو ہسپتال لے جا رہا ہے۔" طوی گھبراہٹ
 تھی۔ بھٹ بھٹا احسن کو ٹون کر چکی تھی۔ احسن
 میں اس کو دس منٹ میں پہنچ گئے۔ کلوم تکم کو فیرا۔
 امر چنی میں لے جایا گیا۔ اس کی پورائی میں تھی

اسے خیر نہیں تھی کہ بچہ امی کی بہت محنت سے
 دو ٹکٹے بھر ڈاکر نے تھپاکہ کہ کلوم ٹیکس کو ہائی بلڈ
 پر شری دج سے علاج کا ایک ہوا ہے اور ان کی حالت
 سب سے بہتر ہو گئی تھی۔

اسرہی کو شام کو چار بج کر اسی ہسپتال میں لے آئے۔ اس کی حالت تو سننے ہی سے ہو گئی۔ ابو کی وفات کے بعد وہ بہت حساس ہو گئی تھی، لہذا اب اس کے لیے سب کچھ تھیں۔ اس نازک وقت میں سارے رشتہ دار جمع ہوئے۔ رات کو تیس بجے پہنچ گیا بلوچلی اور ولید کے ساتھ ساتھ بھی ہسپتال آیا تھا۔

اسرائیلی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ہوائی گرنڈویش سے بیچنے نعرہ بازی تھی۔ ایک لکھ کے لیے اسے پچھوئی سی محسوس ہوئی۔ وہ تو احسن اور نور سے باتیں کرتا رہا۔ البتہ ولید اسرائیلی کے پاس آگیا جس کے آنسو کسی نہیں رہے تھے۔

"اسرٹی ٹپ لیے مت دے میں آئی ٹھیک ہو
جائیں گی دعا کریں ان کے لیے اس وقت دعا کی
ضرورت ہے۔" ولید کا لہجہ بددلی اور ملامت سے
بمراہور تھا۔ اسرٹی کے آنسو خود بخود گرنے

اسے اب احساس ہوا کہ یہاں گمراہی میں سے
 بھاگنا ہو کر وہاں جانا چاہیے۔ اس نے طغیہ چلور
 کے محلہ سے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ چلور اب تک
 وہیں گمراہ ہے ورنہ ہاتھ اُسرتی "شہلا" چلور عدانہ
 ہونے کی طرف چلی آئی۔

احسن کو اکثر نے اندر ملا تو اس کے پیچھے تیسویں بھی
چلا گیا اس نئی سائیل پر تھی۔ وہاں بھی تو احسن بھائی
نے فوراً مل کر کو کو اتار دی۔

”بھائی! کیا اہل حق ہے؟“ انہوں نے کہا: ”کیا اہل حق ہے؟“ انہوں نے کہا: ”بھائی! کیا اہل حق ہے؟“ انہوں نے کہا: ”بھائی! کیا اہل حق ہے؟“

1954

یوسف میرزا

SOHNI HAIR OIL



ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

۴۔ خلیفہ ائمہ

உள்ளுறை

[illegible]

آمنہ

[illegible]

سوقی میگزین

12. لاؤنڈری کے مرکب جیسا کہ انڈیا کے مثال میں ہے۔

لہذا قبول کی ضرورت ہے کہ عربی اور اسلامی دنیا کو جو کچھ ملے اسے

وہابیوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ کتاب صرف ایک فقہی مسئلہ پر مرکوز ہے اور اس میں کوئی نیا فلسفہ یا نظریہ پیش نہیں کیا گیا۔

-70-

عمر بن عبد العزیز نے اس کے لیے ایک خاص مقام کا حکم کیا۔

۱۔ ایک طرف سے 90°

4-0168 2

44-38861-1000

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو۔

1954

1. _____
 2. _____
 3. _____
 4. _____
 5. _____
 6. _____
 7. _____
 8. _____
 9. _____
 10. _____
 11. _____
 12. _____
 13. _____
 14. _____
 15. _____
 16. _____
 17. _____
 18. _____
 19. _____
 20. _____
 21. _____
 22. _____
 23. _____
 24. _____
 25. _____
 26. _____
 27. _____
 28. _____
 29. _____
 30. _____
 31. _____
 32. _____
 33. _____
 34. _____
 35. _____
 36. _____
 37. _____
 38. _____
 39. _____
 40. _____
 41. _____
 42. _____
 43. _____
 44. _____
 45. _____
 46. _____
 47. _____
 48. _____
 49. _____
 50. _____
 51. _____
 52. _____
 53. _____
 54. _____
 55. _____
 56. _____
 57. _____
 58. _____
 59. _____
 60. _____
 61. _____
 62. _____
 63. _____
 64. _____
 65. _____
 66. _____
 67. _____
 68. _____
 69. _____
 70. _____
 71. _____
 72. _____
 73. _____
 74. _____
 75. _____
 76. _____
 77. _____
 78. _____
 79. _____
 80. _____
 81. _____
 82. _____
 83. _____
 84. _____
 85. _____
 86. _____
 87. _____
 88. _____
 89. _____
 90. _____
 91. _____
 92. _____
 93. _____
 94. _____
 95. _____
 96. _____
 97. _____
 98. _____
 99. _____
 100. _____

Abstract

از کربتے ہوتے کہ بعد ازاں فرما کہ میں نے اس عمل کو کر

ہائی کورس ۵۵: ہر کورس کیلئے ایک فیس ہے۔

کے مرنے والے جسے ۱۱۱۱ء تک زندہ رکھا۔

تاریخ: 27/08/21

جی ہیکے چاہیں ملاحظہ فرماتے مشورے دیتی۔
 چاہیے آپ اپنے بیٹوں کی طرح گھر کے کام خود کرتی
 ہیں آپ کی ساری کچھ بہت چلاک عورت لگتی ہیں
 سارا کچھ دانتے لگتی ہیں اور آپ خود نہیں کر کے سری
 جادری ہیں۔ آخر اس حسن بھائی کی اتنی تملی میں جانی
 ہے ساری میں جنوں کو خلا دیتے ہوں گے۔ آپ
 حسبِ رخصت اور ہوں کل واقعی ملازمہ رکھ لیں اپنی
 طرف بھی توجہ دے سارے کار کا چکر لگایا کریں اتنی فرائض
 تک ہوئی تب کی کیونکہ جو کچھ بچوں کی میں آپ کتنی
 ہی نہیں ہیں۔ "موصوفہ کی اور ایسی ہی مٹی باتیں
 سنیں جس سے ان کی سوجھ بوجھ میں تبدیلی کا آغاز ہو گیا
 تھا۔

طولی کا فتنہ بچا تھا۔
 "اسلام حکیم آئی۔ ایسی چیز ہے؟"
 "اسے استنہ کرنا، مجھ سے استنہ ہو گئے ہیں تم
 سے لگتا ہے کہ فلاں ہے یا سہی میری خیریت پوچھ لو؟
 اس کے لیے میں الزامہ ناراضی لگی۔ اسٹی چپ
 کی چپ دھڑکی۔ سو اتنی اس کا شکوہ بچا تھا۔
 "اپنی کیل بات ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔"
 "اے طبیعت کو بد ہو گئی۔ مجھے ڈاکٹر نے خوش
 خبری سنائی ہے اور اسی خوشخبری نے طبیعت خراب کی
 ہوئی ہے۔" تطبیق بھی لیا اور ہر غصہ نہ دکھا سکی اور لب
 اپنے مخصوص جتنے کھنگھلا لے ہوا زمین سے مل رہی
 گئی۔ اسٹی کو شرم سی آئی۔ "یہ تو اچھی بات ہے۔"
 وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکی تب ہی بھاگی لے
 رہی پھر اس سے لے لیا اور طولی کو اس بارے میں
 انصافی تدبیر بتاتے لگیں۔ "تو کس کی تمہاری طرف
 جادری۔" انہوں نے ہمارا اصرار یہ طولی کو یقین
 دلایا۔ "مجھے اسٹی سے کہیں کہ کچھ ہلکا لگتا ہے جس
 کو کئی مدت میں کر رہی ہوں۔ کئی۔ سن ہی ہوئی اسٹی
 لگی۔ "خوبی کے انداز میں بچ رہی ہیں صحت مند
 بھانہ سکر لیں۔"

"میں ابھی دارائیہ ر کے ساتھ اسٹی کو بھیجاتی ہوں۔"

تب گاڑی سے اتر رہی تھی میں ان کے پیچھے
 ایک اور گاڑی بھی آئی سڈرائیو تک سینٹ لگتی تھی
 بھائی دوا والے محل کر کے اتر رہا تھا۔ اسٹی کے
 احسانات عجیب سے ہوئے۔ ننانے مودہ کو سلام
 کیا اس نے سن گلاسز اتار کر غور سے اسٹی کی طرف
 دیکھا۔

"اسلام حکیم؟" مودہ نے سلام کرتے میں پہل کی۔
 اس خود کھنچ کر کیدار گیت کھول چکا تھا۔ مودہ اس کے
 ساتھ اندر چلا۔

طولی ان دونوں کو اسٹے دیکھ کر مت خوش ہو گئی۔
 "وادیہ چلا اور سورج کچ ایک ساتھ کیسے نکل
 آئے؟" وہ اسی محبت اور گرم جوشی سے ملی جو اس کی
 شخصیت کا خاصا تھا۔

"یہ سونائی تو خیر ٹھیک ہے یہ چاند کون ہے؟"
 اسٹی کی گھبراہٹ نے مودہ کی شرارتوں کو آتش راہ دکھا
 دی۔ طولی اس پر ہنسی۔
 "آپ کی پونڈور بھی کیسی جادری ہے؟ لکڑہ ڈرنگ
 پیتے ہوئے اس کی جھلب اسٹی لگی۔ "مٹی دھکی ہی
 جادری ہے۔" اس کی نگاہیں گود میں رکھے باتوں پر تھیں۔
 "میں حیران ہوا ہوں کہ آپ پونڈور کتنی
 کیسے پہنچ گئیں۔"

وادیہ سی لگی "میں کیا مطلب؟"
 "میرا مطلب ہے کہ آپ انکار دیتی ہیں وہاں دوست
 سے لڑکے ہوتے ہیں۔" "سکر ایٹ ہوٹل میں
 دانتے پوری پیچیدگی سے کہہ رہا تھا "میرے سامنے
 آپ کا یہ ملے بچہ ہاں کیا ہو گا؟"
 وہ مجھے اسے اندر تک پڑھ رہا تھا۔ "مٹی نہیں میں
 آپ سے ڈرتی تو نہیں ہوں۔" اس نے شہدے سے
 مودہ کو بھٹایا۔

"راستی آپ مجھے نہیں ڈرتیں۔"
 "جی نہیں۔" "مٹی مودی سے بولی۔ اسے پتہ چل
 گیا تھا کہ مودہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ "اگر ایسی بات

ہے تو کچھ ایک عرصے کے لیے میری طرف دیکھیں۔
 پوری سچائی کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ اور اس کی
 سچائی کی ایک نئی شکل تھی۔ "میں یہ کہوں چاہتا تھا
 کہ وہی ہیں؟" وہاں سے اٹھ کر وہ غلط فہمی
 تھی۔ "میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے خود کئی کئی

میں تھا کہ اس کی زندگی میں یہ وقت بھی گزرتا
 تھا۔ لیکن میں آگے۔ بہت ساری باتیں کہہ
 دی تھی جس کی وجہ سے وہ خود بھی غم
 شہلا اور عاقبت کھانا کھائے بغیر ہی چلے گئے۔
 وجہ سے معاملے کی تکلیف کا اعلیٰ ہمارا انکشاف ہو سکتا تھا

فدا میں عجیب سی ہے وہ غلطی اور ہے رنجی پہلی
 ہوئی لگ رہی تھی۔ لیکن کیا یہاں سے جڑی ہوئی ہو
 تھی۔ غیر حریف کر رہا تھا۔ اس کی پاس ہی کین کی کرسی
 تھی۔ وہی تھی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے انکشاف
 تھی اور ہی جہن میں پہلی ہوئی لگ رہی تھی۔
 تھی۔ ہر روز سے کمر کی فضا میں عجیب سا
 پہلے کو خود ہوئی ہے۔ اور یہاں کے ساتھ آئے
 تھے۔ ان کے ہر آئینے نے ان کو تیز کی پراچی میں
 زائستہ کر رہا تھا۔ اگلے پہلے ان کی فضا میں ہی اس لیے
 میں یہ ان سے ہے۔ تھے آئے تھے۔ اس کی سدا کے
 ہر کھیل کی ہلک سی جڑی تھی۔ "اسے اگلی میں کوئی
 عرصہ کے لیے ہمارا ہونا ہے۔ آواز ہونا کا سمجھا
 کچھ تو کھڑی ہے۔" انہوں نے اس کی کو ساتھ لایا
 تھا۔

شہلا آئی اپنی سانس اور وہی منہ کے ساتھ
 ابھی لگی تھیں۔ شہلا آئی کی سانس زبردستی
 بڑے غور سے اس کی کا ہاتھ لیا تھا۔ ان کے لگے
 کہ وہ ان کے اندر سے ہندو ہی ہندو خاتون کی تھی

"میں ہر روز جاتی ہے تمہاری ہر حالتی شکل ہونے
 بالکل ختم ہو رہی ہے۔ کچھ تھا آج سے پہلے انہوں نے
 اس طرح سوال میں پوچھے تھے۔
 "جی تقریباً دو سال۔" اس نے جواب دی تھی
 ہمدانی سے۔

"ہو نہ ہو انہوں نے بے فکر ابھرا اور وہی بل میں
 کچھ حلقہ کرنے لگیں۔ تب ہی وہاں بھاگی
 لگیں تو انہوں نے اس کی کو بلانے سے وہاں سے لے
 لیا۔

"کیس ہیں آپ آئی! آج کہہ رہا ہے عجیب
 خانے کا راستہ معلوم ہوئی ہیں۔" وہاں نے خود آئیں
 لےجھ میں طر کیا تھا۔ یہ بھی بابا نے خولی نہیں تھیں۔
 "میں نے سچا آج خود ہی جہن میں خود ہی جہن میں
 ہمارے انہوں میں کیا خرابی ہے۔ ابھی خاصی حلقہ ہے۔
 ٹھیک ٹھاک ٹھوڑے لوہ کی لکڑی اس کے ہاتھ
 ہے۔ اسے لوگ خود لڑی دے ہو کر اپنے منہ سے
 میرے انہوں کے لیے رشتے کی بات کرتے ہیں پر مجھے
 اس کی ہی پسند ہے۔ یہ تمہاری ہے باپ کے ہونے کا سایہ
 بھی میرے انہوں میں ہے۔ بھلا اپنے اپنے گھر کے ہیں
 اور جی کہوں تو اس حال میں میں بوجھ ہی لگتی ہے۔
 میرے انہوں نے خود اپنے منہ سے اس کی کا ہاتھ لیا ہے
 ورنہ اس کے لیے لڑکھن کی کی نہیں ہے۔" وہ

شہلا ابھی تکی ہوئی تھی اپنے شوہر عاقبت کے
 ساتھ۔ اس کی جہن میں آئی جہن میں کھانا کھانے
 میں لگی ہوئی تھی۔ اس کی پھر وہی وہاں ہندو کی تو
 ہوں شہلا تھا۔ وہاں بھاگی کے چرے۔ غلط تھا۔
 ایسا ہی مثل احسن بھائی کا تھا۔ یہ کہہ شہلا آئی کا منہ اترا
 اترا۔ وہاں قہر میں تھا۔

"ہمارے خاندان کا دستور ہے ہم ایک گھر میں
 وہاں نہیں رہتے۔ اس کی ابھی پڑھ رہی ہے۔ گھر ہی
 ہے شادی کے لیے وقت آئے۔ وہاں ہائے گا جو اس
 کے عجیب میں ہو گا۔ جائے گا۔" وہاں نے سنبھل
 کر جی لانگن نے مجھے یہاں سے اٹھ کر لیا تھا۔
 اس کی آئیں کھڑی رہ گئی۔ یہ تو اس نے سوچا ہی

خانکبر بتا تھا۔ آنے سے پہلے کتنی شہوت سے دعا کی تھی کہ گوراں کی ماں کا ہاتھ نہیں اڑن جائے۔

.....

وہ گھر واپس آئی تو انہیں پہلی ستان کا ہمارا کردہ تھا۔

"ای کیا صورت حال ہے۔ انہوں نے مگنی کی کوئی بات نہ کی ہے۔" وہ شہلا کو تیل کا لکڑی کے پتے پر لپی سے پوچھتا تھا۔

"ارے! ڈراؤم تو لینے دیہ کیا آتے ہی شہلا ہو گئے۔" زینت نے تیز نگاہوں سے اسے گھورنا شروع کیا۔

شہلا گپڑے بدلنے پہلی مگنی تو زینت نے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔

"میں نے تو کہا تھا مگنی ابھی کر لیتے ہیں۔ شہلا تعلیم مکمل ہونے پر کرنیس کے پرہیز خانہ میں ملے گی۔ اس کی نیت مجھے عجیب نہیں لگ رہی ہے۔" زینت نے لہجہ کیا۔

"اور یہ مگنی شہلا بلکہ چپ سلاٹھے بیٹھی رہی۔" ساری بات میں نے ہی کی۔

"کیونکہ اس نے ہی اس گھر میں تمہاری بیوی کر آئی۔"

"تو پھر وہ اس نے کو اٹھا کر لے تو تو راضی نہیں ہیں۔" زینت خاتون کو تہہ آگیا۔

"ابن ایسے نہ نہیں۔ میں اسے اٹھا کے بھی لا سکتا ہوں۔" زینت خاتون نے بہتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو بڑھاپا سا ہنسا پڑ گیا۔

"مجھے تو لگا ہے وہاں کی نیت میں فرق ہے۔ آخر اتنا بڑا اور قیمتی گھر کلثوم اس نے کے ہم کر کے بنی ہے۔ اسے دیکھ تو ہو گا کہ ساری زندگی خدا مستعد کر لی رہی اور ہم سب کچھ اس نے کے ہو گیا۔"

"ابن! آپ ایک کتنی ہیں۔ مجھے بھی ایسی ہی لگا ہے اس سے پہلے کہ کچھ ہو جائے آپ کچھ حرمہ گھر کے بڑا ہوا جائے اور اس بار مگنی یا نکاح کی بات نہ لے

فلان کا نام اڑایا تھا جیسے مگنی کی حالت بہتر ہو جائے۔ اس کا کر رہی ہوں۔ یہاں کے دوستوں میں لگی اور سر بھی اٹھانے پر ہنسنے لگی۔

پلٹ کر ایک لمحہ دیکھ رہی ہیں واقعی انہم کے لیے تو یہی کی گئی تھی ہے کہ اس نے ابھی کچھ رہی ہے پھر وہیں کی عمر میں وہاں پہنچا سہل کا لڑکا ہے۔" "لوہے ہوا پھر وہ سہل کا لڑکا کچھ مگنی نہیں رہتا۔" یہی بھی حور تہہ آگیا۔ پھر کی بات نہ کر رہی تھی۔

بہن! اس کا ابھی ارادہ نہیں ہے جب اس نے تعلیم مکمل کر لے گی تو نکاح جائے گا۔" وہاں نے سہل سے زینت خاتون کو دیکھا۔

"تو پھر مگنی کچھ نکاح کر لیتے ہیں۔" زینت خاتون کی بیٹی نے مگنی کی ہڈی ہڈی میں حصہ لیا۔

"میں اس پر غصہ ہے احسن سے تفصیل بات کر چکا ہوں۔" زینت خاتون نے اس کی پر مگنی کی خاصی تھ ہے وہاں تعلیم مکمل ہو کر نکاح میں کی پر مگنی پر اچھا اثر نہیں لگے گا۔" یہی بھی اٹھ کر ایک حرمہ میں وہ بیٹیاں نہیں رہتے۔" وہاں کے وہ ٹوک جواب لے ان میں بھی اندر سے ہنسنے لگا۔

شہلا اس دوران خاموش تماشائی کی طرح بیٹھی رہی تھی۔ اس کی ذرا بھی مرضی نہیں تھی کہ اس نے یہاں پر رہنا نہ کرے۔ اس پر سسرال والوں کے آگے ہمارے گھر۔

انہم انہم ٹکڑے جس میں چاہ کر رہا تھا زینت خاتون نے اس سے ہی لڑائی میں اس کی دلچسپی کسی سے بھی نہیں چھین سکتی تھی اس کے بے شمار ہنر چلے تھے جو سب کے سب انہم ہی ہوئے تھے۔ سہل جانے اس میں نہایت تصور کس کا تھا ہر خاتون میں مگنی ہو کے نہت تھی۔ یہاں پر ان کی اولیٰ کی وجہ سے ان کی عمر بڑھ چکی تھی۔ انہم اس نے کے ساتھ نہت لڑا۔ ان کی مگنی حرمہ اور حرمہ۔ ذرا ذرا سی بات نہ ہو سکتی تھی۔ انہم کی بہ مگنی اور حرمہ سے سارا گھر